كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ

# شجرہ طیبہ

# قادری ہجویری

راہ سلوک میں کامیابی، مرشد سے فیض حاصل کرنے کے طریقے، قادری سلسلے کا نور اور گناہوں کی زندگی سے بچنے کا آسان حل، مراقبے کا طریقہ، اور سلسلہ قادریہ کے اسباق لیے ابتدائی معلومات

## Table of Contents

حال دل ....................................................................................................4
اللہ سے ملاقات کاآسان راستہ....................................................................................4
باطنی بیماریاں دور کرنے کی اہمیت ...........................................................................5
تصوف کیانہیں ہے ...................................................................................................6
اصلاح باطن کے انسانی زندگی پر اثرات .......................................................................7
مرشد کی اہمیت اور ضرورت .......................................................................................9
موجودہ دور میں بیعت کی ضرورت ...............................................................................11
انتخاب شیخ ...........................................................................................................12
بیعتِ اصلاح کی اہمیت .............................................................................................13
مشائخ عظام کی بیعتِ اصلاح .....................................................................................14
بیعت اصلاح قرآن کی نظر میں ...................................................................................15
آداب بیعت..........................................................................................................16
بیعت کا مقصد .......................................................................................................20
بیعت کا فائدہ........................................................................................................21
صحبت شیخ کا طریقہ ...............................................................................................22
آداب شیخ ............................................................................................................22
جلدی ترقی اور کامیابی کے راز ...................................................................................27
آپس میں پیر بھائیوں کے آداب ...................................................................................28
روزانہ کے معمولات ...............................................................................................30
منازل سلوک (لطائف) ............................................................................................33
مقامات لطائف قادریہ ............................................................................................33
مراقبہ ................................................................................................................34

ذکراللہ کی اہمیت اور ضرورت ..... 35
احادیث میں فضیلت ..... 36
ذکر بالجہر ..... 36
ذکر بالجہر کی شرائط ..... 37
ذکر بالجہر اور اجتماعی ذکر کے دلائل ..... 37
سلسلہ قادریہ کے کمالات ..... 38
راہ مجاہدہ ..... 38
آداب خانقاہ قادری ہجویری (تسبیح خانہ) ..... 39
چند اصطلاحات تصوف ..... 41
تصوف کے چار مشہور سلسلے ..... 44
سلسلہ قادری ہجویری کے (۲۸) اسباق ..... 45

## حال دل

ہماری زندگی کی اہم ترین چیز ہمارا سانس ہے۔ یہ زندگی اسی سانس کی مرہون منت ہے۔ ہم پچاس سال کی زندگی کی منصوبہ بندی کرتے ہیںلیکن ہمیں آنے والے پل کی خبرنہیں،اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اس مادی دنیا میں ایسے کام ضرورکرلیں جس سے ہماری روحانیت میںاضافہ ہو۔روحانیت کالفظ روح سے ہے اور تصوف کا اصل مقصد ہی روح کی جسم کیساتھ ہم آہنگی اورتزکیۂ نفس ہوتا ہے جس کی انتہا کو حدیث پاک میںان الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے” کہ اللہ کی عبادت کو اس طرح کرو گویا اس کو دیکھ رہے ہو“۔ یہ زندگی کتابوںمیںپڑھی ضرور تھی لیکن حقیقت اورکیفیات کا ادراک مرشد الآفاق قطب زماں حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری رحمہ اللہ کی جوتیوں میں بیٹھنے سے ہی نصیب ہوا۔ میری خواہش اورتاکیدی عرض ہے کہ سلسلہ قادریہ کا طالب اس کتابچہ کوکم ازکم دس مرتبہ ضرورپڑھے،انشاء اللہ ہر دفعہ معرفت کا ایک نیا باب کھلتا چلا جائے گا۔

{حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی عفی اللہ عنہ}

### اللہ سے ملاقات کاآسان راستہ

کون کہتا ہے کہ خدا نظرنہیں آتا

ایک وہی تو نظرآتا ہے جب کوئی نظرنہیں

تزکیۂ قلب، دل کی پاکیزگی کو کہا جاتا ہے یعنی دل ودماغ کو بے حیائی اوردنیوی آلائشوں سے پاک کرکے اس میں آخرت اوراللہ کی محبت پیدا کی جائے، عام طورپرانسان کا رجحان ان چیزوں کی طرف ہوتا ہے،جو شریعت کے خلاف ہیں اورجن میں نفس کومزہ آتا ہے،ان رجحانات کے رخ کوتبدیل کرکے نفس کوہدایت اور خیرپرلگانے کی محنت کا نام تصوف وسلوک ہے۔یعنی ایک ایسی کیفیت کا حاصل ہوجاناجوانسان کوہر جگہ اپنے خالق کی موجودگی کا احساس دلاتی رہے پھریہ کیفیت انسان کے گناہ کرنے میںرکاوٹ اورنیکی کے کام میں اس کی معین ومددگا رہوجائے۔اسی کو مرتبہ احسان وسلوک، تزکیہ نفس،طریقت اوراخلاص بھی کہتے

ہیں۔ اس مقام کے بعد انسان رہتا تو دنیا میں ہی ہے ، کھا تا کما تا بھی ہے،اور دیگر ضروریا ت زندگی کو بھی پورا کرتا ہے لیکن وہ اس کا مصداق ہوتا ہے کہ ۔

دنیا کے مشغلوں میں ہم باخدا رہے

سب کے ساتھ رہتے ہوئے سب سے جدا رہے

۔۔۔۔۔۔خلاصۂ تصوف… خوف خدا… اتباع مصطفی ﷺ… نفس کی ناجائز خواہشات کی مخالفت

تین مجاہدے… نفس کے ساتھ… شیطان کے ساتھ … ماحول کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆

## باطنی بیماریاں دور کرنے کی اہمیت

اوران امراض کے دورکرنے کانام ہی تصوف ہے۔اسکی دل کی باطنی بیماریاں دور کرنا نہایت ہی ضروری ہیں کچھ تفصیل مشائخ کی کتابوں سے درج کی جاتی ہے تاکہ اہمیت کا اندازہ ہوسکے۔

(۱) حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ (۴۶۵ھ) فرماتے ہیں کہ اپنے اخلاق اورمعاملات کو صاف رکھنا،ہر جگہ پاکیزگی وسچائی کو لازم رکھنا ہی تصوف ہے۔

(۱) قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سورۂ توبہ کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ صوفیا کرام جس علم کوسلوک و تصوف یعنی اصلاح باطن کہتے ہیں اس کا حاصل کرنا نماز روزے کی طرح فرض ہے کیونکہ اس کا نتیجہ (بُرے اخلاق سے ) صفائی قلب ہے ۔(تفسیر مظہری)

(۲) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (جیسے باقی علوم فرض ہیں)اسی طرح علم سلوک (علم باطن) بھی فرض ہے جو دل کے حالات ہیں جیسے توکل، خشیت ،رضا بالقضاء یعنی اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا (وغیرہ ۔(تعلیم المتعلمین)

(۳) امام مالک رحمۃاللہ علیہ نے فرمایا کہ جس نے فقہ کے بغیر تصوف حاصل کیا وہ زندیق ہوا۔ اورجس نے تصوف سیکھے بغیر فقہ حاصل کیا وہ فاسق ہوا۔ اورجس نے دونوں کو جمع کیا وہ محقق ہوا۔(اللمعات شرح مشکوٰۃ)

(۴) علامہ شامی نے احوال قلب (دل کے حالات) کی تفصیل بیان فرماکر یہ نتیجہ نکالا ہے مسلمانوں کو لازم ہے کہ رذائل یعنی بُرے اخلاق کو دور کرنے کے لئے اتنا علم حاصل کریں جتنا اپنے نفس کو اس کا محتاج سمجھیں ان کا ازالہ فرض عین ہے۔(فتاویٰ شامی)

(۵) حکیم الامت رحمۃاللہ علیہ نے بھی اصلاح باطن کو فرض قرار دیا ہے۔(التکشف عن مہمات التصوف

## تصوف کیا نہیں ہے

(۱) مے ومستی، رقص وسرور، مزاج کی بے خودی اور غیر مہذبانہ حرکات کا نام تصوف نہیں بلکہ سراسر اتباع نبوی ﷺ کا نام ہے۔ اورنہ ہی قبروں پر غیر اسلامی حرکات کا نام ہے۔

(۲) تصوف کے لیے نہ کشف وکرامات ضروری ہیں نہ ہی پراسرار روحانی ملاقات اورنہ عالم لاہوت کی سیر ہونا شرط ہے اورنہ ہی سچے خواب یا خوابوں میں بزرگوں سے ملاقات ہونے کا وعدہ ہے۔

(۳) کاروبار میں ترقی دلانے کا نام تصوف نہیں۔ نہ مقدمات جیتنے کا نام ہے اورنہ ہی یہ بات لازمی ہے کہ پیر کی ایک توجہ سے بغیر مجاہدہ اوربدون اتباع سنت کے تمام مقامات طے ہوجائیں گے۔

(۴) دم درود، تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کا نام تصوف نہیں۔آج ہمارے معاشرے میں یہ ساری چیزیں تصوف کا حصہ سمجھی جانے لگی ہیں اور ہم ان ہی باتوں کی تکمیل کے لیے اولیاء وبزرگوں کے پاس جانے لگے ہیں۔یہ شطان کا بڑا دھوکا ہے، اس سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔بزرگوں کے پاس اخلاص سے اپنی اصلاح اور تربیت کی نیت سے آنا چاہیے۔

## اصلاح باطن کے انسانی زندگی پر اثرات

(۱) سب سے بڑافائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تصوف پر عامل ہو تو وہ تمام رذائل اخلاق یعنی تمام بُری عادات سے پاک ہوجاتا ہے کیونکہ تصوف یعنی عشق تمام انسانی برائیوں کو دور کرنے کی محنت کا نام ہے ۔تصوف مذہب کی روح ہے یعنی زندہ خدا کے ساتھ زندہ رابطہ پیدا کرنے یا اُسے اپنے باطن کی گہرائیوں میں مشاہدہ کرنے کا نام ہے۔

(۲) اولیاء کی خدمت میں رہنے سے مزاج میں تواضع پیدا ہوتا ہے کیونکہ وہ خود سراپا عاجزی ہوتے ہیں۔مختصر طور پر ایک بزرگ کی عاجزی اور مخلوق کی خیر خواہی کا واقعہ لکھا جاتا ہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کچھ لوگ آئے کہنے لگے: حضرت! ایک صاحب کا کہنا ہے کہ میں حاجی صاحب کا داماد ہوں اس نسبت کی وجہ سے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں اور تحائف دیتے ہیں بلکہ وہ صاحب تو لوگوں سے اپنی دیگر ضروریات بھی پوری کر رہے ہیں ۔حضرت نے خاموشی سے بات سننے کے بعد فرمایا کہ بھائی میری تو کوئی بیٹی ہی نہیں ہے۔تو وہ صاحب میرے داماد کیسے ہوگئے؟ اگر کوئی شخص میری ذات سے دنیا کا نفع لے رہا ہے تو کوئی بات نہیں میری ذات سے کسی کو تو نفع ہورہا ہے۔ دیکھیں !ہمارے بڑوں کا کتنی عظمت اور رعایت کا مزاج تھا ایسے شخص سے بھی درگزر کیا جو ان کے نام پر دنیا کمارہا ہے۔

(۳) تصوف کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ انسان کافر اور مومن، ہندو ومسلم،کالے اور گورے غرض ہر کسی سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔کیونکہ اس کی نگاہ میں صرف اپنے عیب ہوتے ہیں۔وہ برائی سے تو نفرت کرتا ہے مگر برائی کرنے والے سے نفرت نہیں کرتا۔

نہ تھی جب اپنے گناہوں پہ نظر

دیکھتے تھے زمانے کے عیب وہنر

جب پڑی اپنے گناہوں پر نظر

تو جہاں میں کوئی برا نہ رہا

(۴) صوفی کے دل ودماغ سے تعصب، تنگ نظری ، نفرت ،حقارت ،امتیا زرنگ ونسل ، اختلافِ امت ،فرقہ بندی ،گروہ بندی ،بے جا پا سداری یا باطل پسندی کے جذبات بالکل مٹ چکے ہوتے ہیں،اس لیے وہ کسی کوتکلیف نہیں پہنچا سکتا ، انسان تو انسان وہ تو جانوروں پر بھی رحم کرتا ہے۔

(۵) آج ہماری زندگی بہت مصروف ہے۔ ہمیں اپنی روح کی تازگی کے لیے وقت نہیں ملتا۔ تصوف روح کی تازگی کے ساتھ آپ کی دنیاوی اورکاروباری زندگی میں مکمل رہنمائی کرتا ہے ۔تصوف ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اپنا ہردن دوسرے دن سے مختلف خوشگوار اورکا میاب گزاریں۔صوفیا کی زندگی اور حکایات میں انسانیت کے لیے بے مثال پیغامات ہوتے ہینجو ہماری روحانی، اخلاقی زندگی کونکھارکر معرفت کے اعلیٰ مراتب تک پہنچا دیتے ہیں۔

لیکن یہ بات نہایت ہی اہم ہے کہ یہ تمام تبدیلی مرشد کامل کی صحبت کے بغیرنا ممکن ہے کیونکہ ہر فن صاحب فن کی صحبت میں رہ کرہی حاصل کیا جاتا ہے۔

{کونوامع الصادقین}

تمنا درددل کی ہے توکر خدمت فقیروں کی

نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

# مرشد کی اہمیت اور ضرورت
# موجودہ معاشرے میں بیعت کی ضرورت
# انتخاب شیخ
# بیعت اصلاح کا قرآن واحادیث سے ثبوت

---

## مرشد کی اہمیت اور ضرورت

### صحبت شیخ کا ثبوت قرآن سے

(۱) واتبع سبیل من انا ب الیَّ (سورہ لقمان ۱۵)"

اللہ پاک فرماتے ہیں:

جو بندے میری طرف رجوع ہیں ان کی اتباع کرو

تفسیر مواہب الرحمٰن میں لکھا ہے اس آیت میں سب سے پہلے انبیاء علیھم السلام مراد ہیں اوردوسرے نمبر پر صالحین اُمت مراد ہیں۔(ص ۸۳

(۲) واصبر نفسک مع الذین ید عون ربھم بالغدٰوۃ والعشی یریدون وجھہٗ "(سورہٗ کہف ۲۸:"

اوراپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے جو صبح وشام اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں "

(۳) یاأیھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین "(سورۂ توبہ:۱۱۹")

"اے ایمان والو! تقوٰی اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ رہو"

## ضرورت مرشد

حیات انسانی کی یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ انسان جس علم سے یا فن میںنا آشنا ہو تو اس کو جاننے کے لیے وہ کسی ماہر فنِ استاد کی طرف رجوع کرتا ہے ،تاکہ ماہر کی رہنمائی اوردستگیری سے اپنے مقصد میں کامیابی اور کمال حاصل کرسکے۔جب دنیاوی امورمیںبغیررہنما کے کامیابی ممکن نہیںتودینی اور روحانی امورمیںبغیر رہنمااوراُستاد کے کس طرح کامیابی حاصل ہوسکتی ہے؟ جہاں ہرہرقدم پرنفس اور شیطان گھات لگاکر بیٹھے ہوں اوروہ ابلیس جس نے یہ قسم کھائی ہو۔

"فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ"

کہ (اے اللہ )تیری عزت کی قسم میں ضروران سب کوگمراہ کروں گا"۔

اسی لیے اولیاء کرام رحمھم اللہ کسی نہ کسی بزرگ کی صحبت کو حرز جان سمجھتے تھےحضرت خواجہ عزیز ان علی رامیتنی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیںکہ یارنیک کی صحبت کا رنیک سے بہتر ہے کیونکہ کارنیک میںریا آسکتی ہے لیکن یا رنیک تم کو صراط مستقیم پرلگانے کی کوشش کرے گا۔

## دوسری مثال

جس طرح طب کی کتابوں میں ہر قسم کے نسخہ جات ،وزن ادویہ اور طریق علاج موجودہیںتوپھرکسی ماہر طبیب اورڈاکٹر کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے؟کیا ہمارے ذہنوں میں یہ سوال اُبھرتا ہے ؟ظاہر ہے ایسا نہیں آخراس کی کیا وجہ ہے؟وجہ صرف یہی ہے کہ جان عزیز ہے اوراحتیاطِ تقاضایہ ہے کہ طب کی کتابوں اوراپنے علم پربھروسہ نہ کیا جائے،بلکہ اچھی طرح چھان بین کرکے کسی ماہر کوتلاش کیا جائے۔اسی طرح اگر ایمان عزیز ہواوراللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا مقصود ہوتوضروری ہے کہ آدمی کسی معالج روحانی کوتلاش کرے کیونکہ روحانی طبیب کے بغیرروحانی صحت ،تزکیۂ باطن اورتعلق مع اللہ پیدا ہونا محال ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیںکہ ناپاک زمین کے پاک ہونے کی دو صورتیںہیں۔ایک تویہ کہ اتنی بارش برسے کہ گندگی کوبہاکر لے جائے۔دوسری یہ کہ اتنا سورج چمکے کہ وہ نجاست کوجلاکر رکھ دے۔اسی طرح قلب کی زمین کے لیے دو چیزیںہیںایک ذکرالٰہی جس کی مثال بارش کی سی ہے۔اوردوسری شیخ کامل کی صحبت کی مثال کہ وہ سورج کی سی ہے ذکر سے بھی دل صاف ہوتا ہے اورشیخ کامل کی صحبت اورتوجہات سے بھی۔

☆☆☆

## موجودہ دور میں بیعت کی ضرورت

قیامت کی اکثر نشانیا نپوری ہوچکی ہیںنہر آنے والی صبح روزنت نئے فتنے لا رہی ہے قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک روئے زمین پر ایک بھی اللہ والا موجود ہے اسلئے اگرآج ہم بھی اپنے ایما ن کو بچانا چاہتے ہیں توکسی اللہ والے کے ساتھ جڑ جائیناگرچہ ہماری اپنی کوئی حیثیت نہیں لیکن ان اللہ والوں کے ساتھ جڑ جانے کی وجہ سے ہم بے قیمت بھی قیمتی ہوجائیں گے ۔اس نسبت کو میں چند مثالوں کے ذریعے سمجھاتاہوں۔

جس طرح دو اینٹیںہیں دونوں ایک ہی بھٹے میں تیار ہوتی ہیں ایک کو مسجد کے فرش میں لگا دیا گیا ۔اوردوسری کو بیت الخلاء میں لگا دیا گیا۔ مسجدوالی اینٹ کا مرتبہ اتنا بڑھا کہ وہا ں ہر شخص پیشا نی رکھنا سعادت سمجھتا ہے اورجس اینٹ کی نسبت بیت الخلاء کے ساتھ ہوئی اُس میں کوئی ننگے پیر جانا گوارانہیں کرتا۔ارے اللہ والو! یہ ہے نسبت کی برکت کہ اچھی نسبت نے عزت بخشی اوربُری نسبت ذلت ورسوائی کا وگرنہ یہ نسبت اورتعلق تو کہیں سبب بنی ۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنی نسبت کوکسی اللہ والے کے ساتھ ا

جوڑ لیں

### دوسری مثال

ہماری عام زندگی میں ایک گتے کوکوئی اہمیت حاصل نہیں لیکن جب یہی گتہ قرآن مقدس کی جلدبن جاتا ہے تواس گتے پر بظاہر کوئی لفظ لکھا ہوانہ بھی ہواس کے باوجودبھی علماء نے لکھا ہے کہ اس گتے کوبھی بے وضو چھونا جائز نہیںکیوں کہ اب اس گتے کی نسبت عظمت والی کتاب کے ساتھ ہوگئی ۔اب اس نسبت نے اس بے حیثیت گتے کوبھی محترم بنادیا ۔سبحان اللہ ۔

اسی طرح جوگناہ گا رسے گنا ہ گارشخص بھی کسی اللہ والے سے جڑ جاتا ہے اس کی اہمیت اورحیثیت بھی محترم ہوجاتی ہے اوراسے عزت نصیب ہوتی ہے۔-

عمل کی اپنے اساس کیا ہے، بجز ندامت کے پاس کیا ہے

رہے سلامت تمہاری نسبت مرا توبس آسرا یہی ہے

### تیسری مثال

ایک ٹرین کئی ڈبونپرمشتمل ہوتی ہے اگراس کے ساتھ ایک اورکمزورسا بے حیثیت ڈبہ جوڑدیا جائے تو جس منزل پریہ بقیہ ٹرین پہنچے گی وہاں وہ ان کے ساتھ لگا ہوا بے حیثیت ڈبہ بھی پہنچ جائے گا۔اسی طرح ہم بالکل بے حیثیت ہیں نہ خود چلنے کی ہم میں طاقت ہے اورنہ ہی ہمت۔اگرہم بھی اپنے آپ کوکسی مضبوط انجن(اللہ والے)یاکسی ڈبہ(کسی اللہ والے کے غلام)کے ساتھ جوڑلیں گےتو اللہ کے فضل وکرم سے ہم بھی اپنی منزل پرپہنچ جائینگے۔

## انتخاب شیخ

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ تزکیۂ نفس یعنی اصلاح باطن جوکہ مقاصد رسالت میں سے ہے،اس کے لیے کسی رہبراوررہنما کی ضرورت ہے،جسے مرشد،استادیا شیخ کسی بھی نام سے پکارسکتے ہیں۔جس طرح انسان اپنے دنیا کے دیگراہم معاملات میں غوروفکراورچھان بین کے بعد فیصلہ کرتا ہے،اس سے بھی کہیں زیادہ شیخ کے انتخاب کے وقت فیصلہ کرینکیونکہ یہ آپکی دنیا اورآخرت دونوں کا معاملہ ہے نہایت ہی اطمینان کے بعد ہاتھ میں ہاتھ دینکیونکہ شیخ کے ہاتھ پربیعت کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے مردہ بدست زندہ یعنی مردہ جس طرح بے بسی کے عالم میں سراپادوسروں کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح سچاطالب بھی اپنے شیخ کے تعمیل حکم کا پابند رہتا ہے۔طالبین کی سہولت کے لیے چند شرائط لکھی جاتی ہیں جو شیخ کا مل میںہونا نہایت ہی ضروری ہیں۔

(۱) ایسے شخص کومرشد بنایا جائے جورموزآشنا اورمنزل معرفت کا حامل ہواورفن رہبری میں ماہربھی ہو۔

(۲) جوپابندی شریعت،تقویٰ وطہارت اورحسن معاملات سے آراستہ ہوکیونکہ جوشخص خودبا عمل نہ ہویا وہ نا بینا ہو وہ دوسروں کی بھی رہنمائی نہیں کرسکتا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں:”لا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا واتبع هواه وکان امره فرطا“(سورۂ کہف ۲۸

اس شخص کی پیروی مت کروجس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے بھلا دیا اوراُس نے اپنی خواہش کی پیروی کی ” اور اسکا کام حد سے بڑھا ہوا ہے“۔

(۳) بیعت ہوتے وقت احتیاط اس لیے بھی ضروری ہے کہ راہ سلوک میں رہزن بہت زیادہ اور رہبر بہت ہی کم ہیںکہیںیہ نہ ہو کہ آدمی سراب کو دریا سمجھ کرپیاس بجھانے کی لا حاصل کوشش میں خود کو ہلاک کردے ،یا ببول کو باغ اِرم جان کر اپنے آپ کو لہولہان کردے۔اور آخرت میں سوائے خسارے اور نقصان کے کچھ بھی ہاتھ نہ آئے۔

حضرت ابن عربی رحمۃاللہ علیہ نے شیخ کامل کی تین صفات ذکر کی ہیں۔

(۱) دین انبیاء علیھم السلام کا ہو

(۲) تدبیر اطباء کی سی ہو

(۳) اور سیاست بادشاہوں کی سی ہو۔

حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیںدل کی صفائی توکفار اور غیر مسلم کو بھی حاصل ہوجاتی ہے۔ دل کی مثال آئینہ کی طرح ہے ۔ آئینہ گردآلود ہے تو پیشاب سے بھی صاف ہوجاتا ہے اور عرق گلاب سے بھی لیکن فرق نجاست اورطہارت کا ہے ۔ولی اللہ کوپہچاننے کے لیے اتباع سنت کسوٹی ہے۔(رجوم المذنبین ص۱۲۹)

## بیعتِ اصلاح کی اہمیت

جب یہ بات جان لی گئی کہ شیخ کامل کی صحبت اورانکی مجلس میںحاضری نہایت ہی ضروری ہے وگرنہ اس کے بغیردنیا کی بھول بھلیوںاور شیطان کی چال بازیوں میںملوث ہونا بہت ممکن ہی نہیںبلکہ لازمی ہے۔ تو اس سے بیعت کی اہمیت بھی واضح ہوجاتی ہے۔بیعت کا عمل کوئی رسمی چیز نہیںبلکہ یہ آپ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین اورتمام اولیاء عظام رحمھم اللہ کی سنت ہے۔جسکا ثبوت قرآن مقدس، احادیث مبارکہ اورلاکھوںاولیائے کرام کے حالات میںملتا ہے۔

## مشائخ عظام کی بیعتِ اصلاح

بیعت کی عام طور پر تین قسمیں ہیں :(۱)بیعت اسلام (۲)بیعت جہاد (۳) بیعت توبہ۔

صوفیائے کرام کا جو معمول ہے وہ بیعت توبہ ہے جسے بیعت اصلاح اور بیعتِ تصوف بھی کہتے ہیں۔یہ بیعت اس لیے ہے کہ جن چیزوں سے شریعت نے منع کیا ہے اُن سے بچاجائے اور جو کچھ شریعت نے جائز کیا ہے اُس کو زندگی میں لے آنے کے لیے عہد اور وعدہ کیا جائے۔

ہمارے اکابر میں بڑی ہستیاں اولیاء کی خدمت میں جاتی بھی تھیں اور بیعت بھی ہوتی تھیں۔مثلاً

(۱) سید احمد شہید رحمہ اللہ کی بیعت وخلافت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ سے تھی اور آپ کی بیعتِ تصوف اپنے والد مکرم امام الھند حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ سے جو برصغیر میں اشاعت حدیث کا سبب بنے اور شاہ صاحب کی بیعتِ اصلاح اپنے والدمحترم شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ سے تھی جو چاروں سلسلوں میں مجاز تھے اور ان کی بیعتِ اصلاح حضرت خواجہ سید عبداللہ واسطی رحمہ اللہ سے اور ان کو سید آدم بنوری رحمہ اللہ (خلیفہ مجاز مجدد الف ثانی رحمہ اللہ ) سے بیعت و ( خلافت حاصل تھی۔(الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

(۲) امام رازی رحمہ اللہ کی بیعت توبہ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ کے ساتھ تھی۔

(۳) شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ سے بیعت تھے۔

(۴) اسی طرح مولانا جامی جیسی شہرہ آفاق شخصیت جن کی کتاب آج ہر عالم کے لیے پڑھنا لازم ہے آپ کی بیعت اصلاح خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھی۔

(۵) علمائے اہلحدیث کی معروف اور بنیادی بزرگ شخصیت حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کی بیعت اصلاح شیخ حبیب اللہ قندھاری رحمہ اللہ سے تھی اور ان کا سلسلہ بیعت نقشبندیہ کے معروف بزرگ سید احمد شہید رحمہ اللہ سے تھا۔اور اسی طرح شیخ الکل حضرت مولانا نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ بھی لوگوں کو بیعت فرماتے تھے۔( دبستان حدیث، مولانا اسحاق بھٹی)

حضرت سید محمد شریف گھڑیالوی ،مولانا ابوبکرغزنوی ،مولانا دائود غزنوی ااورلکھوی خاندان رحمہم اللہ کے اسلاف بیعت فرماتے تھے۔

قرآن مقدس اوراحادیث مبارکہ سے خواتین کا بیعت اصلاح کرنا حضورﷺ سے ثابت ہے ۔اس لیے اصلاح باطن کی غرض سے شرعی حدود کو مد نظر رکھتے ہوئے متبع کامل شیخ سے خواتین بیعت کرسکتی ہیناورکرنی بھی چاہیے۔

## بیعت اصلاح قرآن کی نظر میں

(۱) یاایّھا النّبی اذا جاءك المومنٰت یبایعنك علٰی ان لاّ یُشرکن با للہ شیا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولا د" ھنّ ولا یاتین ببھتا نٍ یّفترینہ بین ایدیھنّ وارجلھنّ ولا یعصینك فی معروفٍ فبایعھنّ واستغفرلھنّ اللہ ان اللہ غفورٌ رحیم " (سورۃ الممتحنہ ۱۲)

اے نبیﷺ!جب آئیں آپ کے پا س مسلما ن عورتیں بیعت کرنے کے لیے اس بات پر کہ شریك نہ ٹھہرائیں گی" اللہ کا کسی کو، چوری نہ کریں گی اوربدکاری نہ کریناوراپنی اولا د کو نہ مارڈالیں، اورطوفان نہ لائینباندھ کراپنے ہاتھوں اورپائوں میں اورآپکی نافرمانی نہ کریں کسی بھلے کا م میں توآپ ان کوبیعت کرلیں اورمعافی مانگیں ان کے واسطے اللہ سے بیشك اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲)"ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم "

اے محبوبﷺ) بے شك جولوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں،درحقیت وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔اللہ کا ہا تھ) "ان کے ہاتھوں پر ہے۔"

### بیعت اصلاح پر احادیث مبارکہ

(۱)حضورﷺ نے صحابہ رضوان اللہ علیھم کی ایك جماعت جوآپ ﷺ کے گرد جمع تھی ان سے فرمایا کہ تم" لوگ مجھ سے اس بات پربیعت کرلوکہ تم شرك نہ کروگے اورچوری نہ کروگے اورزنانہ کروگے۔(بخاری و مسلم، ملخصاً)

(۲)عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضورﷺ کی خدمت مینچند افراد حاضر تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھ سے بیعت نہیں کرتے ہو؟ ہم نے ہاتھ پھیلادیئے اور عرض کیا یا رسول اللہﷺ! ہم کس امر پر آپ کی بیعت کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، (پانچ وقت کی نمازیں پڑھو اور احکام سنو اورمانو۔ ( مسلم، ابو دائود،نسائی ،ملخصاً

ان آیات اور احادیث مبارکہ کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات اور احادیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا بیعت اصلاح کرنا اور حضورﷺ کا بیعت لینابالکل واضح ہے۔سوچنے کی بات یہ ہے کہ صحابہ جیسے پاک نفوس تو اپنی اصلاح اور تربیت کے لیے حضورﷺ سے بیعت لیناورآج ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہ ہوتو اس میںکسی کا کیا نقصان ہے اپنی ہی کم نصیبی کہیے یا اورکچھ.....!!

## آداب بیعت

خموش اے دل بھری محفل میں چلاّنا نہیں اچھا

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

حضرت ابو حفص نیشاپوری رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہینتصوف سراسر ادب ہے ،ہر وقت ہر مقام اور ہر حال کا ادب، جس نے ان آداب کی رعایت کی وہ باکمال اولیاء کے مقام کو پہنچ گیا اور جس نے آداب کو ضائع کیا وہ محروم رہا چاہے وہ خود کو کامل سمجھ رہا ہو۔

بیعت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی خواہش کو شیخ کے تابع کردے۔راہ سلوک مینکامیابی اسی کو ملتی ہے اورترقی وہی کرسکتا ہے جو اپنی انا اور رائے کو ختم کردے اور انہی باتونپر عمل کرے جو اس کا شیخ اسکو تعلیم کرے اور ظاہر ہے کہ متبع شریعت شیخ شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیندے سکتا۔

آداب شیخ کا خلاصہ چار باتو نمیںہے :(۱)اعتقاد (۲)انقیاد (۳)اطلاع (۴) اور اتباع۔

**(اعتقاد)** اپنے شیخ سے اعتقاد اور محبت کے بارے میں میرے مرشد حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری رحمۃاللہ علیہ فرماتے کہ "مرشد سے محبت نہ کروبلکہ عشق کرو اور عشق بھی والہانہ اور سچا، جو چیز بھی مرشد کی محبت اور عقیدت کے درمیان حائل ہوتواُس کو ذبح کردو۔حضرت شیخ عبدالقادرجیلانی

رحمہ اللہ فرماتے ہیں:”من لم یعتقد فی شیخه الکمال لایفلح علی یده ابدا“(یعنی جوشخص اپنے شیخ کے کمال کا اعتقاد نہ رکھے گا وہ کبھی کامیاب نہ ہوسکے گا)۔

اپنے مرشد سے عقیدت اور محبت میں جتنی پختگی زیادہ ہوگی مرید شیخ کے فیض سے اتنا ہی زیادہ مستفید ہوگا۔اس لیے اپنے مصلح اور رہنما سے عقیدت اور حسن ظن کے بغیراُس کی بات ماننا مشکل ہی نہیںبلکہ ناممکن ہے۔ مرشد سے قلبی تعلق کے بغیرنہ معرفت حاصل ہوسکتی ہے اورنہ ہی سلوک کی تکمیل۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ”سمیت المحبة لانها تمحو من القلب ماسوی محبوب“یعنی محبت کو محبت اس لیے کہتے ہیں کہ وہ دل سے محبوب کے سوا سب کچھ مٹا دیتی ہے۔مرشد کی محبت اس درجے کی ہو۔

آہ وہ کیادن تھے جب دل محبت سے سرشار تھا

میکدے میں جسم کے،جو سانس تھا میخوار تھا

خارپربھی آنکھ اٹھتی تو مل جاتا تھا پھول

محفل ہستی کا جوبھی منظر تھا گلزار تھا

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیںکہ بیعت کی برکت سے بہت سے طالبین خدااپنے حسنِ ظن کی وجہ سے ایسے مقام پرپہنچ گئے جہاں پر ان کے مرشد بھی نہیںپہنچے تھے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃاللہ علیہ کی سلوک میں خود پرواز نہایت ہی اُونچی تھی انھوں نے اپنے مرشد کو ایک مقام پر رُکا ہوا دیکھا کہ شیخ کی ترقی نہیں ہورہی توشیخ سے یہ سارا واقعہ عرض کردیا۔ شیخ نے اپنے صادق مرید سے توجہ کرنے کا کہا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ کو توجہ دی جس کی وجہ سے شیخ رکے ہوئے مقام سے نکل گئے۔حضرت مجدد صاحب رحمۃاللہ علیہ پانچ،چھ دن تک توجہ دیتے رہے لیکن اس کے باوجود اپنے شیخ سے محبت وعقیدت اورادب واحترام میں کوئی فرق نہ پڑا۔جو واقعی حقیقت میں

مخلص ہوتے ہیںنوہ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں خود اعلیٰ مقام تک پہنچ جائیں مگر مشائخ کی قدرومنزلت میں کمی نہیں آنے دیتے۔

شروع میں بیعت ہوتے وقت تو انسان کو اپنے شیخ سے عقیدت ہوتی ہے ،لیکن آہستہ آہستہ اس میں کمی واقع ہونا شروع ہوجاتی ہے ،اوریہ کمی ودوری، شک وشبہات پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے ۔ شیخ چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو معصوم نہیں ہوتا لہٰذا ان سے کچھ ایسی باتیں ہوسکتی ہیں جو مرید کی سمجھ میں نہ آئیں تو ایسی باتوں کو بجائے اپنے ذہن میں سوچنے اورپکانے کے مرشد سے مناسب موقع پر عرض کردے۔

شیخ کی مجلس آداب کے ساتھ اختیار کرنے سے اور اللہ پاک سے مستقل دعا کرنے سے انشاء اللہ رب کا کرم ہوجاتا ہے اور اسکے ساتھ ہر وقت یہ بھی تصور میں رکھا کرے کہ اللہ پاک کے تعلق سے بڑھ کر میرے لیے کوئی اورچیزنہیں اوراتنی بڑی دولت مجھے میرے مرشد کے ذریعے سے ملنی ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا رہے اپنے شیخ کے لیے دعا بھی کرتا رہے۔

**(انقیاد)** انقیاد کا مطلب یہ ہے کہ مرشد پر کامل بھروسہ کرنا۔ایک شخص ہوائی جہاز پر سفر کرنا چاہتا ہے تو ٹکٹ خرید کر پائلٹ پر مکمل اعتماد کرکے جہاز میں بیٹھ جاتا ہے تو پائلٹ سواری کو منزل پر پہنچادیتا ہے۔مرید اسی طرح اپنے شیخ پر اعتماد کرتے ہوئے باطنی سفر کے لیے اپنے آپ کو شیخ کے حوالے کرتا ہے تو شیخ اپنے مرید کو راہ پر چلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے واصل کردیتا ہے ۔

میرے مرشد حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مرشد پر اتنا یقین ہونا چاہیے جتنا اپنے والدین پر ہوتا ہے کہ کبھی ان سے ان کے نکاح نامے کی تحقیق نہیں کی بس یہ معلوم ہوگیا کہ یہ میرا باپ اوریہ میری ماںہے کبھی ان سے تفتیش نہینکی ،فوراًمان لیا کہ ہاں صحیح ہے اس سے بھی زیادہ اپنے مرشد پریقین ہونا چاہیے کیونکہ وہ آخرت اوررب سے ملانے کا ذریعہ ہے۔اور فرمایا کہ اپنے مرشد کے بارے میں یہ یقین ہوکہ جو فائدہ مجھے اپنے مرشد سے پہنچ سکتا ہے کسی اوربزرگ سے نہینپہنچ سکتا۔سلوک کے راستے میں بغیرتکمیل کے کسی اوربزرگ کی طرف توجہ کرنا شیطان کا بڑا وسوسہ اورنورانی وروحانی جال ہے۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رکھیں کہ کسی بھی ولی کی شان میں گستاخی اور بے ادبی بھی جائزنہیں۔

**(اطلاع)** جس طرح جسمانی نظام کو درست رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے معالج کو اپنے احوال سے با خبر رکھا جائے اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ اپنے روحانی نظام اور روح کے نظام کی اصلاح کے لیے اپنے روحانی معالج یعنی مرشد کو اطلاع دیتا رہے ۔ جو سالک اپنے احوال کی مستقل اطلاع دیتے ہیں وہ بہت جلد اپنی منزل تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ اپنے شیخ کو اچھے یا بُرے دونو نقسم کے حالا ت کی خبر دیتے رہنا چاہیے بالخصو ص بُرے اور کمزور حالات تو ضرور ہی لکھیں ،صرف اس گمان اور وہم میں نہینرہنا چاہیے کہ میرے شیخ کو میرے حالات کی خبر تو ہو ہی جائے گی مجھے اطلاع واحوال دینے کی کیا ضرورت ہے ایسا شخص آہستہ، آہستہ شیطان کے مکر و فریب مینمبتلا ہو جا تا ہے۔ شیطان بعض اوقات ایسے سالک کو نورانی صورت میں بڑے سنہرے خواب دکھاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تو تو خود با کمال ہوتا جا رہا ہے اور تیری کیفیات بڑھتی جا رہی ہینیاد رکھیں یہ سب شیطان تجربہ کار کے دھوکے ہیں۔

حضرت خواجہ علائو الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرید کیلئے پیر کی صحبت سنت مؤکدہ ہے۔ اگریہ روز نہ ہوسکے تو ہر ماہ میں دو تین دفعہ ہی سہی اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھے تاکہ بالکل غیر حاضروں میں شمار نہ ہو جائے۔

حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے باکما ل بزرگوں میں سے تھے ایک مرتبہ آپ نے کوئی مشتبہ چیز کھا لی تو آپ کی تمام روحانی کیفیا ت ختم ہوگئیں۔ وہ اپنے شیخ مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ کے پا س آئے اور اپنی حقیقت حال بیان کی۔ شیخ نے کئی دن توجہ دی اسکے بعد آپ کی کیفیات بحال ہوئیں۔ دیکھیں ،اتنے بڑے باکمال بزرگ ہونے کے با وجود بھی حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ کو اطلاع دینے اوران کی خدمت میں حاضری کے محتاج ہیں۔ توجہات کے حصول کے لیے یہ با ت نہایت ہی ضروری ہے کہ مرید سچی طلب لے کر آئے۔

**(اتباع)** راہ سلوک میں اتباع کا مطلب یہ ہے کہ سالک اپنی رائے کو بالکل ہی فنا کردے، جس طرح ہم جب کسی جسمانی معالج کے پاس جاتے ہیں تو طبیب ہماری مرضی کے مطابق نہیں بلکہ ہمارے مرض کے مطابق علاج تجویز کرتا ہے ، وہ چاہے آپریشن ہی کیوں نہ کہہ دے ہم بھاری بھر کم فیس دینے کے بعد بھی ڈاکٹر کی اس رائے پر اپنے جسم کو کٹوانے پر راضی ہو جاتے ہیں ،کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ اس فن کا ماہر اور ہمارا

محسن ہے۔لیکن اپنی روح کا علاج کرانے کے لیے جس معالج کے پاس آکر ہم اپنا علاج کراتے ہیں ان کی تعلیمات میں سو طرح کی لوجک ( دلیلیں ) سوچتے ہیں ۔

بیعت کی اصل روح یہی اتباع ہے اورشیخ سے بھرپور فائدہ حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے ادنیٰ سے اشارے کی بھی تکمیل کی جائے،ان کے وعظ وتقریر کے ہر لفظ پر یہ سوچا جائے کہ یہ سب میرے لیے ہیں۔یہ نہ سوچا جائے کہ نفع ہوا یا نہیں؟انشاء اللہ کام اللہ پاک کے فضل سے ضرور بنے گا۔

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بس بیعت کرلی یہی کافی ہے اوراسی پرہماری نجات ہوجائے گی،آج کے اس گئے گزرے دورمیں جب کہ دین پرچلنا ایسا ہے جیساہاتھ میں انگارہ لینا،اس میں شک نہیں کہ اللہ والوں سے بیعت اورنسبت بہت اُونچی چیز ہے ۔لیکن یہ بھی ایک دھوکا ہے کہ بیعت کو کافی سمجھ لیا جائے اوراپنی زندگی بدلنے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔

اپنے وقت کے نامورعلمائے کرام رحمھم اللہ نے اپنے دور کے مشائخ کے ہاتھ پررواجی بیعت نہیں کی بلکہ علم اورعمل میں جوڑپیدا کرنے لیے ان کی تعلیمات پر سرتسلیم خم کیا۔

بد پرہیزی یا عملی کوتاہی پراگرشیخ کوئی تنبیہ کرے تو اس پربرا نہ مانے بلکہ اس کو اپنے لیے رحمت سمجھے اوریہ سوچے کہ یہ توجھ پر احسان ہوا کہ مجھے ٹوک دیاگیا اگر مجھے نہ روکا جاتا تو نہ جانے میرا کتنا بڑانا قابل تلافی نقصان ہوجاتا۔

مریدین کی دوقسمیں ہوتی ہیں ایک وہ جو حکم پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں اوردوسرے وہ جو منشاء شیخ پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو بامراد ہوتے ہیں ۔

اگرشیخ کی تعلیم پرعمل اوران کے کہنے پر اطمینان نہ ہوتو ساری عمر بھی چکی پیسے گا تونفع نہیں ہوگا۔

## بیعت کا مقصد

بیعت کا مطلب اپنے شیخ سے وعدہ ہوتا ہے اوریہ عزم ہوتا ہے کہ آج کے بعد میں اپنی اس زندگی سے توبہ کرتا ہوں جس زندگی میں اپنے پیدا کرنے والے کریم رب سے دوررہا اوربھولا رہااوراسکی نافرمانیوں کے باوجود وہ

محبت کرنے والا داتا مجھے چھوٹ دیتا رہا۔اورمیں اپنے شفیق ومحسن نبی ﷺ کے احسانات کوفراموش کیے ان کی پاکیزہ سنتوںسے دوررہاآج میںاُس زندگی سے توبہ کرتا ہوں۔

میرے شیخ حضرت خواجہ سید محمدعبداللہ قادری ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے بیعت فرمانے کاطریقہ یہ تھا کہ جوبھی سالک آتا اگرمجمع زیادہ ہوتا توآپ چادریاکپڑے وغیرہ کوپھیلالیتے اورفرماتے کہ اس کوپکڑلواور دل ہی دل میں یہ کلمات دھراتے جائو:

"اشھدان لاالہ الااللہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ"

یااللہ!میں نے توبہ کی شرک سے،بدعت سے،صغیرہ کبیرہ گناہوں سے اورتیری ہرنافرمانی سے اورعہد لیامیں نے آج کے بعد میں تیرے ہرحکم اورتیرے نبیﷺ کے طریقوں کے مطابق زندگی گزاروں گا۔اوربیعت لی میں نے (خواجہ سید) محمد عبداللہ( رحمۃاللہ علیہ ) کے سلسلے میں یااللہ!میری بیعت قبول فرما:

پھربیعت کی اہمیت بیان فرماتے اوراعمال کی تلقین اورگناہوںسے بچنے کی تاکید فرمانے کے بعدثابت قدمی کے لیے دعا فرمادیتے۔اورفرماتے اگرخدانخواستہ کبھی اپنا یہ کیا ہوا وعدہ یعنی بیعت ٹوٹ جائے یعنی گناہ ہوجائے توسچامرید اورسالک وہ ہوتا ہے جودوبارہ توبہ کرلے اوراپنے کیے پرسچے دل سے نادم ہوجائے ،اوراپنے روٹھے دوست یعنی رب کومنالے

## بیعت کافائدہ

مشائخ نے فرمایا ہے کہ جوآدمی بیعت کے کلمات سچے دل سے پڑھ لیتا ہے اگرچہ وہ سوسال کاکافرہی کیوں نہ ہواللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کومعاف کردیتے ہیں۔

اوردوسرافائدہ اللہ کے فضل وکرم سے یہ ہوگا کہ موت کے وقت جب دنیاکاتعلق کمزورہوجاتا ہے آخرت کے حالات سامنے کھلنے لگیں گے اس گھبراہٹ کے عالم میں یہ نسبت کام آجائے گی اگرچہ یہ شخص گناہ گار ہی کیوںنہ ہواورانشاء اللہ موت ایمان اوراسلام پرآتی ہے۔

## صحبت شیخ کا طریقہ

جب یہ بات سمجھ آگئی کہ معرفت کے راستے میں شیطان کے خطرات اورچال بازیوں ومکاریوں سے بچنے کے لیے کسی ماہرعلم وفن تجربہ کاررہبر کی ضرورت ہے تو ان کی خدمت میں حاضری لازمی ٹھہری اسی صحبت شیخ کورابطہ بھی کہتے ہیں۔ میرے حضرت خواجہ سید محمدعبداللہ ہجویری رحمۃاللہ علیہ فرماتے تھے جس طرح بری نظر کا لگ جانا حق اورسچ ہے اوریہ نظرانسان کی زندگی اجیرن کرکے رکھ دیتی ہے اسی طرح کسی اللہ والے کی اچھی نظربھی لگ جاتی ہے۔یعنی شیخ کی توجہ اوراخلاص کی برکت سے دل غفلت سے پاک ہوجاتا ہے جس کی بناء پرسالک کو اپنے دل میں مشاہدہ الٰہی کے انوارمحسوس ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیںکہ ریاضت اورکوشش ایک آنے کے برابر ہے اورصحبت شیخ سولہ آنوں کے برابرہے۔

حضرت ممشاددینوری رحمۃ اللہ علیہ متوفی (۲۹۷ھ) فرماتے ہیںکہ جب مینکسی اللہ والے کی خدمت میں حاضرہوا تو اس طرح گیا کہ اپنے قلب کوتمام نسبتوں اورعلوم ومعارف سے خالی کرلیا اوراس کا منتظر رہاکہ ان کی زیارت اورکلام سے مجھ پرکیابرکات وارد ہوتی ہیں۔

شیخ سے فیض حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرشد کی موجودگی میں ان کے سامنے نہایت ہی ادب سے فیض کا حریص بن کر بیٹھے اورشیخ کے قلب سے اپنے قلب میں فیض آنے کا تصورکرے۔مرشد کی موجودگی میں ہمہ تن ان کی طرف متوجہ رہے حتی کہ نوافل ذکرواذکاروغیرہ بدون شیخ کی اجازت کے نہ پڑھے

## آداب شیخ

ادب تصوف کا رکن اعظم ہے۔

☆حضرت علی دقاق رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیںکہ "اَلْعَبْدُ یَصِلُ بِطَاعَتِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ وَبِاَدَبِہٖ اِلٰی رَبِّہٖ" یعنی (عبادت کی بدولت انسان جنت مینپہنچ جاتا ہے اورادب سے رب تک پہنچ جاتا ہے۔)

⁕حضرت علی سقفی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جوکوئی بزرگوں کے ساتھ عزت وحرمت اورادب سے صحبت نہ رکھے بزرگوں کا فیض اوران کی نظر کی برکت اس پرحرام ہوجاتے ہیناوران کا کوئی اثراس پرظاہر نہینہوتا۔

* حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیںکہ راہ سلوک میں شیخ کی صحبت کے آداب و شرائط کا پیش نظر رکھنا نہایت ہی ضروری ہے اوراسی سے معرفت کے راستے کھلتے ہیںآداب کے بغیر کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوگا اور نری مجلس مینحاضر ہونے سے کوئی فائدہ نہینہوگا۔

* حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی بغیر کسی مقتدا کے اس راہ میں قدم رکھے گا وہ خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔جو شخص مشائخ کا ادب واحترام چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنے بندوں کی نظروں میںنا پسندیدہ بنا دے گا۔

جو شخص بغیرشیخ ومرشد کے طریقت کا دعوی کرے اسکا شیخ ابلیس ہوگا،اگراسکے ہاتھ سے عجیب و غریب واقعات ظاہر ہوںتو وہ استدراج ہوں گے۔

(۱) شیخ کی صحبت میں نہایت ہی ادب وعاجزی سے بیٹھے اوران کے کلام کونہایت ہی غور سے سنتارہے اجازت کے بغیرکلام نہ کرے بوقت ضرورت مختصرکلام کرے،گفتگوآہستگی اورنرمی سے کرے نیزاپنی آواز مرشد کی آواز سے بلند نہ کرے۔

(۲) شیخ کی مجلس میں حاضری اس وقت دے جب شیخ نے وقت دیا ہو،چاہے عمومی ہویا خصوصی۔باقی اوقات میں جب کہ ملاقات سے شیخ کوادنی سی گرانی کا بھی اندیشہ ہوتواس وقت حاضر نہ ہو۔

(۳) مرشد کی مجلس میں اپنے آپ کوکسی طرح ممتاز نہ کرے اوراپنے کونہایت ہی حقیر،نیازمنداورطلب سے بھرا خیال کرے۔

(۴) مرشد کی موجودگی میں کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے حاضرین پر علمی بڑا پن ظاہر ہواورنہ کسی دنیاوی حشمت کا مظاہرہ کرے۔

(۵) مرشد کی نشست گاہ کی طرف نہ بیٹھے اورنہ ہی اس کی طرف پاؤں کرے اورنہ ہی ساتھ چلتے ہوئے شیخ سے آگے چلے۔

(۶) بلا اجازت اوربلا ضرورت نہ شیخ کے سامنے کھانا کھائے اورنہ ہی شیخ کے برتن استعمال کرے۔

(۷) شیخ کے سایہ پر قدم نہ رکھے اور حتیٰ الامکان ایسی جگہ کھڑا نہ ہو جہاں اسکا سایہ مرشد کے سایہ پر پڑے۔شیخ جب کھڑے ہوں تو خود بھی کھڑا ہو جائے۔

(۸) شیخ سے مباحثے اور جھگڑے وغیرہ کی صورت نہ بنائے۔شیخ کے کلام کو رد نہ کرے۔

(۹) شیخ کے روبرو بے ہودہ باتیں نہ کرے اور نہ ہی کسی کے عیوب بیان کرے۔

(۱۰) مرشد کے قرابت داروں اور عزیزوں سے تعلق اور محبت رکھے۔

(۱۱) خواب میں جو کچھ دیکھے وہ مرشد کی خدمت میں لکھ کر عرض کر دے،نہ ہی کچھ کمی کرے اور نہ ہی زیادتی۔

(۱۲) مرید کو چاہیے کہ کہ ہر جائی نہ بنے یعنی فیض حاصل کرنے کے لیے اپنے مرشد کے علاوہ کسی دوسری طرف توجہ نہ کرے۔

(۱۳) مرشد کا ہر طرح مطیع اور فرمانبردار رہے، کیونکہ پیر کی عقیدت اور محبت کے بغیر فیض کا در نہیں کھلتا۔اور محبت کا تقاضا اطاعت وخدمت ہے۔

(۱۴) حسب استطاعت جان ومال سے شیخ کی خدمت کرے تو شیخ پر احسان نہ جتائے بلکہ شیخ کا احسان سمجھے کہ انھوں نے خدمت کو قبول کرلیا۔شیخ سے کسی قسم کی طمع اور لالچ نہ رکھے جتنی بھی خدمت کرے خلوص اور للٰہیت سے کرے تاکہ کمال ایمان سے بہرہ مند ہو۔

(۱۵) مرشد کی موجودگی میںہمہ تن ان کی طرف متوجہ رہے یہاں تک کہ فرض وسنت کے سوا نفل نماز یا کوئی اور وظیفہ بھی ان کی اجازت کے بغیر نہ کرے کیونکہ نوافل اور اذکار تو انسان بعد میںبھی کرسکتا ہے اس وقت تو صرف شیخ کی صحبت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔جس طرح ترقی ذکر سے ہوتی ہے اسی طرح مرشد کی توجہات سے بھی ہوتی ہے بلکہ جو راستہ ذکر سے سالوں میںطے ہوتا ہے وہ راستہ توجہات کی بدولت لمحوں میںطے ہوجاتا ہے۔

(۱۶) شیخ کے روبرو اور پس پشت یکساں رہے۔یعنی اپنا ظاہر وباطن ایک طرح پر رکھے دل اور زبان کے درمیان کسی قسم کا فرق نہ آنے دے۔

(۱۷) مرشد کے تمام اقوال اورافعال کو سچ جانے ،کوئی اعتراض نہ کرے اورنہ ہی دل مینشک لائے۔اگرکوئی بات سمجھ میننہ آئے تو حضرت خضر علیہ السلام اورموسیٰ علیہ السلام کے قصے کویادکرے۔

(۱۸) شیخ کی سختی اورڈانٹ سے دل تنگ نہ ہواوربدگمانی کو قریب میں نہ آنے دے کیونکہ شیخ کی سختی طالب کے لیے صیقل یعنی صفائی کا کام دیتی ہے۔ شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہینکہ مرشد اگر کسی ظاہری وجہ کے بغیراپنے مرید پر سختی کرے تو مرید کوچاہیے کہ صبرکرے،اگرنیت مینپختگی اورمزاج میںعاجزی ہوگی تویہ مریدکامیاب ہوجائے گا۔

(۱۹) اگرمرشد کے بارے میندل مینکوئی وسوسہ گزرے تو فوراً مناسب طریقے سے عرض کردے اگروہ شبہ حل نہ ہوتواپنی فہم کا قصور سمجھے۔اگرمرشدکوئی جواب نہ دے تو جان لے کہ مینجواب کے قابل نہ تھا۔اورنہ ہی مرشد کے بغیرکمال حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

(۲۰) اپنے سلسلے کے تمام مشائخ کو حضورﷺکے وسیلے سے ایصال ثواب کرتارہے۔

(۲۱) جوکچھ فیض باطنی پہنچے اُسے اپنے مرشد کاطفیل سمجھے اگرچہ خواب یا مراقبہ میندیکھے کہ کسی دوسرے سے فیض مل رہا ہے توبھی یہ خیال کرے کہ نہیں یہ میرے ہی مرشد کا فیض ہے۔

(۲۲) مرشد کاکلام دوسروں سے اس قدربیان کرے جس قدرلوگ سمجھ سکیں جس بات کے بارے میں یہ گمان ہوکہ عام لوگوں کی سمجھ سے بالا ہے تو اسے ہرگزبیان نہ کرے کیونکہ بعض باتیں صرف خواص کے لیے ہوتی ہیں۔

(۲۳) اگرکوئی مرتبہ یا منصب عنایت ہوتواللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قبول کرلے،دل میں کوئی دنیوی خیال نہ لائے۔

(۲۴) اپنے شیخ کی اجازت کے بغیرکسی دوسرے شیخ کی طرف بغرض بیعت رجوع نہ کرے تاکہ سعادت مندی کی دولت سے مالامال ہو۔

(۲۵) جب مرشداس دارفانی سے کوچ کرجائے تواس کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہے اورایصال ثواب کرتا رہے۔

(۲۶) مرید کو چاہیے اپنے شیخ کے ظاہر پر نظر نہ کرے بلکہ اس کی باطنی نعمت پر نظر رکھے جو اس مرشد کے دل میں ہے۔

(۲۷) مرید کو چاہیے کہ اپنے ظاہری احوال کو اپنے شیخ کے حال پر قیاس نہ کرے بلکہ یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شیخ کا ایک دن مرید کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

(۲۸) حضرت سید علی بن وفاء رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ شیخ مرید کے لیے آئینے کی مانند ہوتا ہے۔ایک مرتبہ کسی مرید نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃاللہ سے عرض کیا اے میرے سردار! آج رات میں نے آپ کے چہرے کو خنزیر کی صورت میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ بیٹے میں تیرا آئینہ ہوں تو اپنے نفس کو برائیونکی صفت سے پاک کرلے پھر میری طرف دیکھ تجھے اپنا اصلی چہرہ نظر آجائے گا۔

(۲۹) شیخ سیدعلی بن وفارحمۃاللہ علیہ فرماتے ہینکہ مرید اپنے شیخ کی نرمی سے دھوکہ نہ کھائے بلکہ ڈرتا رہے اورشیخ کی سختی پر رنجیدہ ہونے کے بجائے خوش ہوکہ میری اصلاح ہورہی ہے۔ مرید کوچاہیے کہ شیخ کی ناراضگی سے اسکا دل تنگ نہ ہواگر شیخ دھتکاردے تو بھی تنگ دل نہ ہو۔یہ بات جان لے کہ بزرگان دین کسی مسلمان کو ایک سانس لینے کے برابر بھی ناپسند نہینکرتے جوکچھ کرتے ہیں مریدین کی تعلیم کی غرض سے کرتے ہیں۔

(۳۰) مرید کویہ بات بھی زیب نہیں دیتی کہ اپنے شیخ کے مقام کوجاننے کی فکرمیں لگے بس اپنے کام سے کام رکھے کیونکہ مقصد پھل کھانے سے ہے درخت گننے سے نہیں۔

(۳۱) مرید کوچاہیے کہ مرشد اس پرناراض ہوتو اسے راضی کرنے کی کوشش کرے اگرچہ اسے اپنی غلطی کااحساس نہ ہو۔مرید کوچاہیے کہ شیخ کی نیند کواپنی عبادت سے افضل سمجھے۔مرید کویہ بھی چاہیے کہ شیخ کی اہلیہ کو اپنی ماں کا درجہ دے۔

(۳۲) مرید کویہ بھی چاہیے کہ ہر وقت شیخ کے چہرے کو ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھے ۔جہاں تک ہوسکے نظریں جھکائے رکھے البتہ کبھی کبھی چہرے کو دیکھنے کی لذت لیتا رہے۔

(۳۳) شیخ کے انتقال کے بعد بہترتویہ ہے کہ اپنے ہی سلسلے کے کسی بزرگ سے تعلق قائم کرلے وگرنہ کسی دوسرے شیخ سے تعلق قائم کرے ۔

(۳۴) حقوق شیخ کا آسان خلاصہ یہ ہے کہ شیخ کی دل آزاری نہ قول وفعل سے ہو اور نہ ہی حرکات وسکنات سے۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی

اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

☆☆☆

## جلدی ترقی اور کامیابی کے راز

(۱) عقیدے کی درستگی اور رزق حلال کو سلوک کی ترقی میں نہایت ہی اہم مقام حاصل ہے ،جب یہ درست ہوں گے تو سالک پرندے کی طرح اُڑتا ہوا جلد از جلد مقامات کو طے کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کے خاص تعلق کو حاصل کرلے گا۔

(۲) رابطہ شیخ سالک کی ترقی میں بھی ایک بہت اہم کردار ادا کرتا ہے صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ تصوف پچانوے فیصد رابطہ شیخ ہے اور پانچ فیصد اذکار واشغال اور مراقبات اور مجاہدات۔

(۳) مرید کو چاہیے کہ بیعت سے اس کا مقصد صرف اورصرف قربِ خداوندی اور اطاعت نبوی ﷺ ہو۔کشف وکرامات ، نورانی انوارات، اوردنیا کے مال ودولت کا حصول کچھ بھی اسکا مقصد نہ ہو۔حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں"یا نفس کن طالبا للاستقامۃ ولا تکن طالبا للکرامۃ"(یعنی اے نفس !استقامت علی الشریعت (دین پر ثابت قدمی ) کا طالب رہ کرامت کا نہیںاس لیے کہ تیرا رب تجھ سے استقامت چاہتا ہے کرامت نہیں۔

(۴) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہینکہ مرید کو چاہیے کہ ظاہری یا باطنی جو بھی دولت اس کو کہیں سے مل جائے تو اس کو اپنے پیر کے طفیل سے جانے ۔

(۵) :حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہینتصوف کی بنیاد آٹھ چیزوں پر ہے

۱۔سخاوت ابراہیم علیہ السلام۔

۲۔رضائے اسماعیل علیہ السلام۔

۳۔صبرایوب علیہ السلام۔

۴۔مناجات زکریاعلیہ السلام۔

۵۔غربت یحییٰ علیہ السلام۔

۶۔خرقہ پوشی موسی علیہ السلام۔

۷۔سیاحت وتجرد عیسیٰ علیہ السلام ۔

۸۔ فقر محمد ﷺ

***

## آپس میں پیربھائیوں کے آداب

ان آداب کے ذکرکرنے کا یہ مطلب نہیں کہ صرف اپنے پیربھائیونہی کے ساتھ ان آداب سے پیش آیا جائے بلکہ ہرمسلمان قابل احترام ہے ،ایک شیخ سے بیعت ہونے کے بعد سلسلے کے پیربھائیوں سے واسطہ زیادہ پڑتا ہے اسلئے ان کی تخصیص کردی گئی۔

شیطان عام طورپر سالکین سے ظاہری اورواضح گناہ نہیں کراتا بلکہ ساتھ رہنے والے پیربھائیوں کے دلوں میں بہت سی ایسی باتینڈالتا ہے جن کے بُراہونے کی طرف بہت کم نگاہ جاتی ہے مختصراًبزرگوں کی چند باتوں کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے ۔

(۱) اپنے پیربھائی پرکسی عمل سے یہ ظاہرنہ کرے کہ مینشیخ کامشیراورہمراز ہوناورنہ ہی یہ جتلائے کہ مرشد مجھ پرنہایت ہی مہربان ہیں یہ تمام باتیں نفس کوموٹا کرتی ہیں۔اورانانیت کی دلیل ہیں۔

(۲) حضرت شیخ علی مرضعی رحمۃاللہ علیہ فرماتے تھے کہ جس نے پیربھائیوں کے عیبوں کو نہ چھپایا در حقیقت اس نے اپنی لغزشوں کے پردے کھول دئیے ۔

(۳) آپس کے تمام حقوق کا خلاصہ یہ ہے کہ جوکچھ اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے بھائیوں کے لیے پسند کرے۔

(۴) اگر کوئی مرید ساری رات جاگ کر بھی عبادت کرے تو بھی اپنے آپ کو کسی پیربھائی سے افضل نہ سمجھے۔

(۵) سالک کو چاہیے کہ اپنے پیربھائیوں کو ترجیح دے اور ان کی تکالیف پر صبر کرے۔

(۶) سالک کو چاہیے کہ اپنے پیربھائیوں کو محبت اور اُلفت سے آداب سکھائے اپنے آپ کو سب سے زیادہ محتاج سمجھتے ہوئے۔

(۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بھائی کے آداب میںسے ہے کہ اپنے بھائیوں کی خدمت کرے پھران کے پاس معذرت پیش کرے کہ ان کا جو حق تھا وہ ادا نہیں ہوا۔

(۸) اگر شیخ کسی مرید کو مجلس سے نکال دے یا اُس سے ناراضگی کا اظہار کرے تو پیربھائیوں کو چاہیے کہ نہ ہی اسکی غیبت کریں اور نہ ہی اس کا مذاق اُڑائیں، ہو سکتا ہے کہ یہ غیبت کرنے والے اس نکالے ہوئے شخص سے زیادہ اللہ کی نگاہ میں بد حال ہوں۔

(۹) سالک کو چاہیے کہ اگر کوئی پیربھائی اس شخص سے عبادت،اطاعت اور شیخ کی قربت میں آگے بڑھ جائے تو بالکل بھی اس سے حسد نہ کرے کہ اس سے اسکا تو کوئی نقصان نہیں ہوگا بلکہ یہ شخص اللہ پاک کی نگاہ میںگر جائے گا۔ جب کوئی مرید اپنے پیربھائی سے حسد کرتا ہے تو اس کے پائوں پھسلنا شروع ہوجاتے ہیںاور یہ مرید اپنے مقام سے بھی گرنا شروع ہوجاتا ہے۔

(۱۰) شیخ عبدالرحمن جیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیںکہ جو شخص اپنے نفس کو اپنے پیربھائیوں کی محبت سے روگردانی کرنے والا پائے وہ سمجھ لے کہ اب اس شخص کو اللہ رب العزت کی بارگاہ سے دھتکارا جارہا ہے۔

(۱۱) حضرت یوسف عجمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیںکہ جو مرید بلا عذر کسی محفل سے پیچھے رہ جائے تو اُسے چاہیے کہ پیربھائیوںکے سامنے اپنے آپ کو ملامت کرے اور اپنے نفس کو ذلیل کرے۔ سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے سلسلے کے کمزوروں،ضعیفوں، معذوروں اور بوڑھوں کی خدمت کرے۔ حضرت سید علی خواص

رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں جوشخص اپنے اوپر رحمت الٰہی کانزول چاہے وہ کمزوروں کی مدد کرے اور سمجھے یہ میرے لیے سعادت ہے۔

(۱۲) اگرسالک اپنے کسی پیربھائی سے کسی بات پر ناراض ہوجائے تو تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہے ایک نے گفتگو کرنے کی غرض سے سلام مینپہل کرلی توبہت اچھا، اب اگروہ جواب دے تو ٹھیک اگر جواب نہ دے توآپ پر الزام نہیں،ناراضگی اورنہ بولنے کا گناہ دوسرے پر ہوگا۔

(۱۳) جوآپس میں بندوں کے حقوق ہینانہینمکمل اداکرنے کی کوشش کرے یا منت وسماجت سے صاحب حق سے معاف کرانا بہت ضروری ہے۔وگرنہ آخرت مینحساب کرنا پڑے گا۔

(۱۴) تمام مسلمانوناوربالخصوص کمزوراستعدادپیربھائیوں کے لیے ان کی عدم موجودگی مینخوب روروکر دعائینکریں

(۱۵) سالک کو چاہیے کہ اپنے آپ کوکسی دوسرے شیخ کی جماعت سے افضل نہ سمجھے کیونکہ وہ بھی طریقت میناس کے بھائی ہیں۔

(۱۶) حضرت سلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہینوہ لوگ بہت ترقی پانے والے ہیں جن کو پیربھائیوں کے بیت الخلاء بھی صاف کرنے پڑیں تواعزاز سمجھیں۔

## روزانہ کے معمولات

اگردرج ذیل معمولات کی روزانہ پابندی کی جائے توانشاء اللہ تھوڑے ہی عرصے میں ہماری زندگی مینحیرت انگیزتبدیلی محسوس ہونا شروع ہوجائے،گناہوں سے نفرت اورخدا کی معرفت حاصل ہو،سلسلہ کی برکات حاصل ہوں اوراعمال ظاہروباطن مینمرتبہ احسان کی کیفیت کا پیدا ہونا شروع ہوجائے۔

(۱) فرائض کا اہتمام کریں،جولوگ نمازاوردیگر فرائض ادانہیں کرتے ان کے اعمال بے اثر رہتے ہیں۔نماز باجماعت کی پابندی کریں۔

(۲) لوگوں سے لین دین ،خرید و فروخت،ماںباپ اوربیوی بچوں کے حقوق کا خصوصیت سے اہتمام کریں، جن لوگوں کے معاملات صاف نہیں ہوتے ان کو منزل تک رسائی تو کیا اپنی نجات بھی مشکل ہوجائے گی۔

(۳) رزق حلال کا اہتمام کریں، حرام غذا اعمال کے انوارات وبرکات کو بے اثر کردیتی ہے۔

(۴) شیخ نے جو اعمال جس سالک کے لیے تجویز کیے ہیں یقین کے ساتھ ان پر عمل کریں، شک عمل کی تاثیر کو ضائع کر دیتا ہے۔ میرے مرشد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس طالب کو ذکر یا جو عمل دے دیا جائے وہی اس کیلئے اسم اعظم ہے اگر یقین اعظم ہو جائے تو تاثیر اعظم شروع ہو جاتی ہے۔

(۵) اعمال میں جتنی توجہ پیدا کرسکیں اپنے طور پر کوشش ضرورکریں اور ہر عمل سے پہلے تھوڑی دیر کے لیے سوچ لیا کریں" یا اللہ !میرا مقصود بس تو ہی ہے مجھے ایسی عبادت کی توفیق دے جو تیری بارگاہ میں قبول ہو جائے"۔ اور ایک دفعہ یہ دعا نہایت ہی دل کی گہرائی سے پڑھ لیں
"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُحِبُّكَ بِقَلْبِیْ کُلِّہٖ وَاُرْضِیكَ بِجُھْدِیْ کُلِّہٖ" (اے اللہ! مجھے ایسا بنادے کہ اپنے سارے دل کے ساتھ تجھ سے محبت کروں اوراپنی ساری کوشش تجھے راضی کرنے میں لگادوں)۔

(۶) ذکرو نماز میں الفاظ کی تصحیح کا اہتمام کریں، الفاظ غلط پڑھنے سے معنی بدل جاتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہوئے چند لمحوں کے لیے یہ سوچ لیا کریں کہ آج میں نے وہ نماز پڑھنی ہے جو اللہ کی بارگاہ میں قبول ہونی ہے۔

(۷) حرام کاموں سے بچیں، وہ کام جنہیں شریعت نے حرام قرار دیا ہے ان کا ارتکاب روحانیت یعنی اللہ کے تعلق کو بہت نقصان پہنچاتا ہے، اسوقت کوئی بھی عمل کارگر نہیں ہوتا مثلاً بد نظری ،جھوٹ ،دھوکہ بازی، حسد، غیبت، چغلی،یہ باتیں سالکین کی ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ بن جاتی ہیں۔ اسکی مثال چھلنی کی طرح ہے جس سے پانی بھرنے کی ناکام کوشش کی جائے کہ ایک طرف تو سلوک کی محنت کی جائے اور دوسری طرف ان گناہوں کا ارتکاب ہو تو اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

(۸) صبح وشام کی مسنون دعائیں اورمسنون اعمال کی پابندی کریں کہ ولایت کے سارے مقامات اس پاکیزہ زندگی ہی سے طے ہوتے ہیں۔ اس کا آسان حل یہ ہے کہ روزانہ ایک ایک حالت کی سنت کو سیکھنا شروع کردیں مثلاً آج غسل کی سنتیں سیکھ لیں تو کل بیت الخلاء کی سنتیں سیکھنا شروع کردیں اس طرح آہستہ آہستہ آپ کی

زندگی میں تھوڑے ہی عرصے میں بہت سی مبارک سنتیںجمع ہوجائیں گی۔ مسنون زندگی اور مسنون دعائوں کی کتابیں عام طور پر مل جاتی ہیں شیخ کے مشورے سے ان کو اپنے مطالعے میں ضرور رکھا کریں۔

(۹) قرآن پاک کی دیکھ کر تھوڑی یا زیادہ تلاوت کریںاگر سہولت سے ہوسکے تو روزانہ ایک پارہ اور حافظ قرآن تین پارے تلاوت کرے۔

(۱۰) ان تین تسبیحات کو پابندی کے ساتھ صبح وشام اپنے معمولات میں رکھیں احادیث میں بھی ان کی بڑی فضیلت آئی ہے۔میرے مرشد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے میرے سلسلے میں جو بھی شخص فجر کی نماز اور ان تین تسبیحات کی پابندی کرے گا اس کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے۔

استغفار: گزشتہ تمام گناہوں پر سخت ندامت ہو اور آئندہ نہ کرنے کا سچا عزم ہو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

صبح و شام (ایک سو مرتبہ) ۱۰۰

درود شریف: حضور ﷺ کے احسانات کا تصور کرتے ہوئے کہ آپ ﷺ کے ہم گناہ گاروں پر کتنے احسانات ہیں۔آپ ﷺ نے ہم گناہ گاروںکے لیے کتنی دعائیںفرمائی ہیں ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے نہایت محبت توجہ اور دھیان کیساتھ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ ۱۰۰ (ایک سو مرتبہ) صبح و شام۔"

تیسرا کلمہ: اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کے سخت تصور کے ساتھ تیسرا کلمہ پڑھیں۔

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم "

صبح وشام (ایک سو مرتبہ) ۱۰۰

دوکتابونکواپنے مطالعے میںضرور رکھیں(۱) آداب معرفت (۲) منتخب احادیث

مراقبہ اورذکرنفی اثبات کاجوطریقہ شیخ نے تجویز کیااس کے مطابق پابندی سے عمل کریں۔اورآہستہ آہستہ مشورہ سے وقت بڑھاتے جائیں۔ ابتدائی طورمرشد کی اجازت سے ان چارتسبیحات کی پابندی کی جائے۔

لا الہ الا اللہ۔۔۔ایک تسبیح ۔الا اللہ ۔۔۔ایک تسبیح

اللہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک تسبیح ۔ اللہ ھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک تسبیح

رابطہ شیخ :اصل نفع اورفائدہ شیخ کے ساتھ رابطہ سے ہوتا ہے۔چاہے یہ رابطہ خط وکتابت کے ذریعے ہو یا فون کے ذریعے ہوبہت ہی ضروری ہے ،گاہے بہ گاہے شیخ کی خدمت میں حاضری دیتے رہاکیجیے۔

## منازل سلوک(لطائف)

انسان کے جسم میں کچھ مقامات ایسے ہیں جواللہ تعالیٰ کی محبت کا مرکزاورانوارات الٰہیہ کا محورہیں ان ہی مقامات کو لطائف کہتے ہیں۔ صوفیاء کرام رحمھم اللہ ان مقامات میں اللہ تعالیٰ کا ذکرکراتے ہیں۔ذکراللہ کی برکت سے ان مقامات سے گناہوںکی کثافت دورہوجاتی ہے اوراللہ تعالیٰ کی محبت سے یہ مقامات لطیف ہوجاتے ہیں۔ لطائف کے انوارکی برکت سے انسان گناہ سے بچا رہتا ہے اوران لطائف کی لطافت اللہ تعالیٰ کی طرف کھینچتی رہتی ہے۔

ہمارے تمام مشائخ سے لطائف مینذکرکاثبوت بہت زیادہ منقول ہے حضرت مجددالف ثانی رحمۃاللہ علیہ نے اپنے مکتوبات میں اورشاہ ولی رحمۃاللہ علیہ نے" تفہیمات الٰہیہ"میں اورحکیم الامت رحمۃاللہ علیہ نے" القطائف من اللّطائف"میناسکی تفصیل جمع فرمادی ہے۔

## مقامات لطائف قادریہ

**لطیفہ قلب :**بائیںپستان سے دوانگل نیچے۔

**لطیفہ روح :**دائیں پستان سے دوانگل نیچے۔

**لطیفہ سر:**قلب اورروح کے درمیان۔

**لطیفہ نفس**:ناف سے چار انگل نیچے۔

**لطیفہ خفی**:پیشانی کے درمیان۔

**لطیفہ اخفیٰ**:امّ الدماغ یعنی تالو پر۔

## مراقبہ

الٹی ہی چال چلتے ہیں دیوانگانِ عشق

آنکھوں کو بند کرتے ہیں دیدار کے لیے

میرے حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو چاروں سلاسل مینا جازت تھی حضرت شیخ راہ سلوک میں کامیابی کیلئے مراقبہ کو نہایت ہی اہم قرار دیا کرتے تھے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مراقبہ کا یہ عالم تھا کہ اکثر اوقات عشاء کی نماز کے بعد مراقبے میں بیٹھتے اور پوری رات اسی مینبیت جاتی تہجد کے لیے اٹھتے اور فرماتے کہ رات اپنے محبوب سے ملاقات میں بیت گئی پتہ ہی نہ چلا۔

حضرت خواجہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مراقبے کا طریقہ اورکمال سیکھنا ہے تو بلی سے سیکھو جو اپنے شکار کی خاطر گھنٹوں ساکت بیٹھی رہتی ہے۔

طریقۂ مراقبہ۔:مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ صبح اور شام اپنا وقت مقرر کرنے کی کوشش کرے اور جب تک یہ نہ ہوسکے تو اپنے فرصت کے اوقات میں پابندی وقت کے ساتھ روزانہ نہایت ہی یکسوئی کے ساتھ قبلہ رخ جس طرح سہولت ہو،اگر التحیات کی صورت میں بیٹھے تو زیادہ بہتر ہے آنکھو نکو بند کرلے ، زبان کو تالو سے لگائے تاکہ وہ حرکت نہ کرے اور دل کو تمام پریشان خیالات سے خالی کرے اور اپنے دماغ کی پوری توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ پاک کی طرف کرلے کہ وہ ایک ذات ہے جو تمام عیوب سے پاک ہے اور کامل صفات والی ہے اس کی طرف سے فیض کا نور سنہرے رنگ کی شکل میں میرے دل میں آرہا ہے اور میرے دل کی ظلمت ،کدورت اور سیاہی اس نور کی برکت سے دھل رہی ہے اور میرا دل کہہ رہا ہے ”اللہ“،”اللہ“۔اس خیال میں اتنا گم ہوجانے کی کوشش کرینکہ اپنا بھی ہوش نہ رہے ،روزانہ کم ازکم دس منٹ سے مراقبہ شروع کریں، شروع

شروع میں مبتدی کوخیالات وغیرہ تنگ کرتے ہیںلیکن آہستہ آہستہ مشق کرنے سے رحمت الٰہی متوجہ ہوجاتی ہے اوروہ لذت حاصل ہوتی ہے جس کا دنیامینکوئی ثانی نہیں ۔

## ذکراللہ کی اہمیت اورضرورت

آج کی پریشان دنیاکا ہرانسان سکون اورعافیت کی زندگی گزارنا چاہتا ہے اوراسی سکون کے لیے آج کی جدید دنیاہمیں روزنت نئی سہولیات سے روشناس کرارہی ہے۔جبکہ انسان کوپیداکرنے والے کا اعلان یہ ہے :

"الابذکراللہ تطمئن القلوب"

(جان لو،دلوں کاسکون اللہ کی یاد میں ہے)

(۱) انسانیت کا اصول یہ ہے کہ جب وہ کسی دشمن پرقابو پالیتا ہے توسب سے پہلے وہ ہتھیارچھین لیتا ہے جومہلک ہوں جب شیطان کسی انسان پرقابو پالیتا ہے تواس شخص کویا دالٰہی سے غافل کردیتا ہے۔

(۲) قرآن مجید نے عقلمند لوگوں کی یہ نشانی بتائی ہے۔

"الذین یذکرون اللہ قیاما وقعوداوعلی جنوبہم"

(یعنی وہ لوگ اللہ تعالیٰ کویادکرتے ہینکھڑے بیٹھے اورلیٹے ہوئے)

(۳):شریعت نے ہرعمل کی حدمتعین کردی ہے لیکن یادالٰہی کی کوئی حد نہینفرمایاگیا

"یاَیھاالذین امنواذکرواللہ ذکراً کثیراً"

(اے ایمان والو،اللہ تعالیٰ کا ذکرکثرت سے کرو)

(۴) جوانسان اللہ تعالیٰ کومعذرت کے ساتھ یادکرتا ہے اللہ تعالیٰ اس انسان کومغفرت کے ساتھ یادکرتا ہے

"فرمایا گیا :"فاذکرونی اذکرکم

(تم مجھے یادکرومیں تمہیں یادکروں گا)

## احادیث میں فضیلت

(۱) جوشخص چاہے کہ جنت کے باغونمینپھرے اسے چاہیے کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

(۲) جنتی کوکسی بھی چیز کاافسوس نہیں ہوگا سوائے ان لمحات کہ جو اللہ کے ذکر کے بغیر گذر گئے ہوں (مجمع الزوائد)

(۳) غافلین میناللہ کا ذکر کرنے والا سوکھے ہوئے درخت مینسبز ٹہنی کی طرح ہے اور اندھیرے گھرمینروشن چراغ کی طرح ہے۔ غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والے کو اس کی زندگی مینہی اللہ جنت میناسکا ٹھکانا دکھادینگے اور جوشخص غافلین میناللہ کا ذکرکرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو تمام انسانوناورجانوروں کی تعداد کے مطابق بخشش فرمادیتے ہیں۔ (جمع الفوائد)

(۴) جس گھرمیناللہ کاذکرہوتا ہواورجس گھرمیناللہ کا ذکرنہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔ (جمع الفوائد)

(۵) زمین کے جس حصے پر اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے وہ حصہ زمین کے باقی حصوں پر فخرکرتا ہے۔

(مجمع الزوائد،تلخیص احادیث)

ملا علی قاری رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تہلیل ،تسبیح اورتکبیر میں منحصرنہینبلکہ کسی بھی عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا ذاکر ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ)

## ذکر بالجہر

ہمارے قادری سلسلے مینچونکہ ذکر جہری ہے اس لیے مختصر انداز میں کچھ فوائد،شرائط و دلائل لکھے جاتے ہیں۔

ذکربالجہر کا فائدہ سننے والوں پربھی ہوتا ہے ذکرکرنے والا بیدار دل رہتا ہے نیند دورہوتی ہے اورچستی برقراررہتی ہے۔

(عمدۃالفقہ)

ذکربالجہرکرنے سے غفلت اوربے رغبتی بہت جلد دورہوجاتی ہے اورذوق وشوق کی تلوار سے قساوت قلبی ختم کرکے جلا بخشنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

## ذکر بالجہر کی شرائط

(۱)کسی نمازی ،مریض اورآرام کرنے والے کے آرام مینخلل نہ ہو۔

(۲) ذکرچیخنے چلانے کی طرح نہ کیاجائے۔اورنہ ہی ریاکاری کے جذبے کے تحت کیاجائے۔بس خلاصہ اس کا یہ ہے کہ کسی کی تکلیف اورپریشانی کا سبب نہ ہوبقیہ تفصیل بڑی کتابوں میں درج ہے۔

## ذکر بالجہر اور اجتماعی ذکر کے دلائل

ذکربالجہرکے جوازپر”سباحۃ الفکر“میں مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمہ اللہ نے اڑتالیس احادیث مبارکہ نقل فرمائی ہیں۔ان میں سے چند پیش خدمت ہیں۔

(۱) ایک حدیث قدسی میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہینمیں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ فیصلہ کرتاہوں۔جب وہ مجھے یادکرتا ہے تومیناس کے ساتھ ہوتاہوں پس اگروہ مجھے اپنے جی میں یادکرتا ہے تومیں بھی اسے اپنے جی میں یادکرتاہوں۔

اوراگروہ مجھے جماعت مینیادکرتا ہے تومیں بھی اسے اس جماعت سے بہترجماعت میں یا دکرتاہوں۔ (بخاری ومسلم)

وضاحت :اس حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے ذکربالجہر، ذکرخفی، ذکراجتماعی وانفرادی ذکرکی اپنے ہاں قدر ومنزلت کوبیان فرمایاہے۔

ملاعلی قاری رحمۃاللہ علیہ اپنی کتاب میں کسی بزرگ کے حوالے سے فرماتے ہینیہ حدیث پاک بلندآواز سے ذکرکے جوازبلکہ استحباب پردلالت کرتی ہے۔(مرقاہ شرح مشکوۃ)

(۲) حضرت امام عبدالوھاب شعرانی رحمۃاللہ علیہ لکھتے ہیںکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میںلوگ غروب شمس کے وقت ذکر بالجہر کرتے تھے۔اورجب کبھی ذکر بالسر کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آجاتے اور فرماتے کہ ذکر بالجہر کرو کہ سورج غروب ہونے والا ہے۔(کشف الغمّہ

(۳) ایک مرتبہ رات کے وقت حضورﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم تشریف لے جارہے تھے کہ ایک شخص کو مسجدمیں بلند آواز سے ذکر کرتے ہوئے سناایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضورﷺ سے عرض کیایہ توکوئی ریا کار معلوم ہوتا ہے۔اس پر آپﷺ نے فرمایا یہ ریا کار نہیںبلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت میںفنا ہے ۔(سباحۃ الفکر ص۵۶ بحوالہ بیہقی،ملخصاً

☆☆☆

## سلسلہ قادریہ کے کمالات

٭سلسلہ قادریہ کے مشائخ سے ذکر کی کثرت کی وجہ سے کشف وکرامات کا بہت زیادہ صدور ہوجاتا ہے اگرچہ وہ اس کو مقصود نہیں سمجھتے۔

٭ یہ سلسلہ صفاولمعان یعنی بجلی کی طرح چمکنے والی صاف شہد کی نہر ہے ۔

٭شیخ امان اللہ رحمۃاللہ علیہ نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃاللہ علیہ کے والد حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃاللہ علیہ سے چاروں سلاسل کے حوالے سے ایک سوال کیا توآپ نے فرمایا کہ ہر سلسلہ کی الگ نسبت اورجدا آثارہیںآپ اکثر فرمایا کرتے کہ ہم نے جونسبت حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃاللہ علیہ کے سلسلہ یعنی قادری سے حاصل کی وہ زیادہ صاف اورزیادہ باریک ہے ۔ اسکے بعد آپ نے دیگر سلاسل کے کمالات بیان فرمائے۔

## راہ مجاہدہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیںکہ کم کھانا صحت ہے،کم بولنا حکمت ہے،کم سونا عبادت ہے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃاللہ علیہ سالک کی کامیابی کے لیے چارگر فرماتے ہیں۔

(۱) کم بولنا: یعنی ضرورت کے بقدر بات چیت کرنا۔

(۲) کم کھانا: یعنی اسقدر کھایا جائے کہ بھوک کا احساس باقی رہے۔

(۳) لوگوں سے کم ملنا: کیونکہ لوگوں سے زیادہ ملنے میندل کی جمعیت کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

(۴) کم سونا: یعنی ضرورت سے زیادہ نہ سویا جائے۔

حضرت نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ ان چار چیزوں کو جلد کامیابی میں نہایت ہی اہم قرار دیتے ہیں۔ خاموشی کا قلم۔ بھوک کی تلوار۔ تنہائی کا نیزہ۔ نیند کا چھوڑنا۔

## آداب خانقاہ قادری ہجویری (تسبیح خانہ)

تسبیح خانہ (خانقاہ) سے اصل مقصود وصول الیٰ اللہ، تزکیہ نفس، باطنی ترقیات، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر آسانی کے ساتھ عمل کرنا اور رسول اللہ ﷺ کے طریقوں پر شوق، جذبہ و محبت سے چلنے کی مشق کرنا ہے جس طرح ہر راہ کے راہی اور ہر سفر کے مسافر کے لیے کچھ اصول اور قوائد ہوتے ہینجن کی رعایت اور پابندی کرنے سے منزل تک رسائی نہایت آسان ہوجاتی ہے اللہ تعالیٰ کی طلب رکھنے والے سالکین اور تسبیح خانہ قادری ہجویری میں قیام کے لیے آنے والے طالبین کے لیے چند آداب لکھے گئے ان پر عمل ہر طالبِ اصلاح مقیم کے لیے لازم ہے۔

(۱) تسبیح خانہ آنے کا مقصد اپنی اصلاح ہو' اس مقصد کو سامنے رکھ کر چلیں تاکہ آپ کو سو فیصد نفع ہو' کیونکہ آپ اپنی مصروفیت میں سے قیمتی وقت نکال کر آئے ہیں۔

(۲) باہر سے آنے والے حضرات خانقاہ میں چپ کے مصداق رہیں' یعنی دنیاوی گفتگو بالکل نہ کریں' نہایت مجبوری کے تحت چند بول بولیں باقی سارا وقت عبادت اور ذکر اللہ اور جو خدمت لگائی جائے اس میں گزاریں۔

(۳) کسی دفتری' عدالتی یا کاروباری یعنی خریداری کے سلسلے میں آنے والے حضرات خانقاہ کو سرائے نہ بنائیں بلکہ خانقاہ میں آنے کا مقصد صرف اللہ کی رضا اور اپنی اصلاح ہو۔

(۴) کچن کے اندر ذمہ دار احباب کے علاوہ دوسروں کا داخلہ منع ہے۔ کچن کے حوالے سے کوئی چیز چاہیے تو ذمہ دار احباب سے رابطہ کریں۔ اپنی چیزوں کی حفاظت خود کریں اور ہر چیز سلیقے سے رکھیں۔

(۵) کسی کی معمولی سی چیز بھی بغیر اجازت کے استعمال نہ کریں۔ (جوتا، ٹوپی، کپڑے، تولیہ، وغیرہ وغیرہ) خانقاہ میں جو چیز استعمال کیلئے دی گئی ہیں وہی استعمال کریں۔

(۶) خانقاہ میں خدمت کے سلسلے میں آنے والے حضرات دفتر عبقری میں بغیر ضرورت کھڑے نہ ہوں بلکہ توجہ اور دھیان سے خدمت میں ہی رہیں۔

(۷) کلینک پر آنے والے روحانی وجسمانی مریضوں کو ذمہ دار احباب کے علاوہ کوئی ترتیب یا اوقات ملاقات نہ سمجھائے۔

(۸) عشاء کی نماز کے بعد خانقاہ میں سونے کی ترتیب ہے لہٰذا اسی ترتیب سے سوجائیں، عشاء کے بعد باہر جانا منع ہے۔

(۹) خانقاہ میں آنے والے حضرات ٹولیاں بنا کر نہ بیٹھیں۔ سیاسی اور غیر اخلاقی گفتگو، اونچی آواز میں باتیں کرنا حتیٰ کہ حکیم صاحب کی اجازت کے بغیر درس بھی نہ دیں اور خانقاہ میں بغیر اجازت کسی قسم کا لٹریچر تقسیم کرنا منع ہے۔

(۱۰) خانقاہ میں لنگر کے اوقات میں جب دسترخوان لگے اسی وقت لنگر تناول فرمالیں اس کے علاوہ خادمین کو زحمت نہ دیں، جو حضرات گھر میں چائے پیتے ہوں یعنی عادت ہو وہ پہلے بتادیں، جو چائے کے عادی نہ ہوں وہ ہرگز چائے نہ پئیں نہ تقاضا کریں۔

(۱۱) خانقاہ میں دوائی مانگنے سے گریز کریں، (ہاں اشد مجبوری کے علاوہ) مفت کتابیں اور مفت دوائی سے پرہیز کریں۔

(۱۲) خانقاہ میں فریج، الماری سے کوئی چیز بغیر اجازت نہ نکالیں حتی کہ دم والا پانی بغیر اجازت پینا یا لینا منع ہے۔

(۱۳) خانقاہ میں ہر جگہ پر کپڑے نہ لٹکائیں، ہر جگہ جوتے نہ رکھیں اور اپنے سامان کو محدود رکھیں۔

(۱۴) گلی' چھت پربالکل کھڑے نہ ہوں۔

(۱۵) نہایت ضرورت کے درجے میں لائٹ اورپنکھا استعمال کریں' ضرورت ختم ہو تولائٹ اورپنکھا خود ذمہ داری سے بند کردیں۔

(۱۶) صابن' پانی اوردیگر استعمال کی چیزوں کونہایت احتیاط اورحسبِ ضرورت استعمال کریں تاکہ ضائع نہ ہوں۔

(۱۷) رات کو اٹھنے والے حضرات دوسروں کی نیند کا خاص خیال رکھیں کہیں دوسروں کی نیند میں خلل نہ ہو۔

(۱۸) فجر سے پہلے اورعشاء کے بعد لائٹ جلانا'اُونچی آواز میں ذکرکرنا یا تلاوت کرنا ہوتو ذمہ داراحباب سے اس کی ترتیب معلوم کرلیں۔ اورایک بسترمیندوافراد اکٹھے نہ سوئیں۔

(۱۹) خانقاہ میں اپنے ہمراہ قیام کے لیے بچے اورخواتین نہ لائیں۔

(۲۰) خانقاہ میں کسی بھی قسم کاکاروبارلین دین' ایک دوسرے سے بدنی خدمت' ایک دوسرے سے رشتے جوڑنا' ایک دوسرے کا موبائل استعمال کرنا سخت منع ہے۔

☆☆☆

## چنداصطلاحات تصوف

راہ سلوک کی چند مختصر اصطلاحات لکھی جاتی ہیں جو عام طورپر تصوف کی بڑی کتابو نمیں درج ہوتی ہینتاکہ ابتدائی طالبعلموں کوپریشانی نہ ہو۔ تفصیل بڑی کتابوں مینموجود ہے جو اپنے شیخ کی اجازت سے مطالعہ فرمائیناوربلا اجازت بالکل بھی نہ دیکھیں۔

**غسل**: تین طرح کے ہوتے ہیں جسم کاپانی سے ،نفس کا توبہ سے اور قلب کا توحید خالص سے (کشف المحجوب)

**سالک**:اس کو کہتے ہیں جو راہ معرفت میں چلے۔

**مبتدی:** اس کو کہتے ہیں جس نے ابھی راہ معرفت میں ابتدائی قدم رکھا ہو۔

**منتہی:** اسکو کہتے ہیں جو راہ معرفت کے ابتدائی مراحل سے نکل چکا ہو۔

**قبض:** یعنی وہ حالت جس میں فیض ہوتا تو ہے لیکن محسوس یا معلوم نہیں ہوتا۔ یہ فیض کا بند ہونا بے ادبی کی وجہ سے ہوتا ہے

**بسط:** یعنی وہ حالت جس میں عنایات وفیض جاری ہوجاتے ہیں اور باقاعدہ محسوس ہوتے ہیں۔

**سکر:** یعنی وہ حالت جس میں باطنی حالت کا امتیاز اٹھ جائے۔

**صحو:** یعنی وہ حالت جس میں باطن کی صلاحیت واپس آجائے۔

**توجہ یا نسبت:** یعنی شیخ کا اپنے ارادہ یا اپنے اوپر نازل ہونے والے انوارات کو سالک پر ڈالنا اس کو نسبت وتصرف بھی کہتے ہیں اس کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) توجہ انعکاسی جیسے عطر کی خوشبو

(۲) توجہ القائی جیسے آگ سے آگ جلانا

(۳) توجہ اصلاحی جیسے دریا کا رخ اپنی طرف موڑنا

(۴) نسبت اتحادی یعنی دوسرے کو اپنا مثل بنالیا جائے۔

**پاسِ انفاس:** اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک اپنی ہر سانس پر آگاہ رہے کہ کوئی سانس بھی یادِ الٰہی کے بغیر نہ نکلے۔

**عروج ونزول:** ریاضت ومحنت اور فضل الٰہی سے منصب ومراتب پر پہنچنا عروج ہے اور اس مقام پر نہ رکنا بلکہ واپس آجانا نزول ہے۔

**علم تین ہیں:** شریعت، طریقت، حقیقت

**شریعت:** علم کے مطابق عمل کرنے کا نام شریعت ہے۔ شریعت سرجھکا دینے کا نام ہے ،اورطریقت دل لگادینے کا نام ہے۔شریعت بمنزلہ دودھ کے ہے۔

**طریقت:** عمل میں اخلاص پیدا کرناتاکہ اس کی قیمت بڑھے اسکا نام طریقت ہے۔طریقت بمنزلہ دہی کے ہے۔

**حقیقت :** ہرمقام کے مشاہدے کا نام حقیقت ہے۔حقیقت بمنزلہ مکھن کے ہے۔

**وقوف قلبی:** اس سے مراد یہ ہے کہ سالک ہر وقت ہر لمحہ اپنے قلب کی طرف متوجہ رہے اور قلب خدا کی طرف متوجہ رہے۔

**عالم ناسوت:** جوبندہ ظاہری وجسمانی عبادت میں ایسا مشغول ہوجائے کہ کسی وقت بھی غفلت نہ رہے یعنی احکام شرعیہ کی ظاہری پابندی اس کی طبیعت بن جائے یہ مرتبہ ناسوت ہے"لا الٰہ الا اللہ"ذکر ناسوتی ہے۔

**عالم ملکوت :** جوبندہ اخلاص وعبادت میں ملائکہ جیسا ہوجائے اوریہ مقام اللہ سے خوف کرنے والوں کا ہے" الا اللہ" ذکر ملکوتی ہے۔

**عالم جبروت:** شریعت کی پابندی سے عالم پر تصرف جاری ہونے کو کہتے ہیناوریہ مقام قطب عالم کا ہے۔"اللہ" ذکرجبروتی ہے۔

**عالم لاہوت:** سالک کے اندرایسا نورپیدا ہوجائے کہ کسی اورکی گنجائش نہ رہے یہ ولایت کا سب سے بڑا مرتبہ ہے۔" ھو" ذکر لاہوتی ہے۔

***

پیدائش موت کی جانب پہلا قدم ہے اورموت دائمی زندگی کی جانب پہلا قدم ہے۔

قناعت نہ کرعالم رنگ وبو پر

چمن اوربھی آشیاں اوربھی ہیں

توشاہین ہے پرواز ہے کام تیرا

کہ تیرے آگے آسمان اور بھی ہیں

اگر کوئی شعیب آئے میسر

سبانی سے کلیمی دو قدم ہے

## تصوف کے چار مشہور سلسلے

(۱): سلسلہ قادریہ

حضرت پیران پیر خواجہ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ اس سلسلہ میں ۲۸ اسباق ہیں۔ اور یہ سلسلہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں حضرات کے ذریعہ سے آپ ﷺ سے ملتا ہے۔

(۲): سلسلہ نقشبندیہ

حضرت خواجہ بہائوالدین نقشبندی رحمۃاللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ اس سلسلہ میں۳۶ اسباق ہیں اور یہ سلسلہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے آپ ﷺ سے ملتا ہے۔

(۳): سلسلہ سہروردیہ

یہ سلسلہ حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃاللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔اس سلسلہ میں ۷ اسباق ہیں۔اور یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے آپ ﷺ سے ملتا ہے۔

(۴): سلسلہ چشتیہ

یہ سلسلہ حضرت خواجہ سید معین الدین اجمیری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے اوراس سلسلہ میں ۳۱ اسباق ہیںاور یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے آپ ﷺ سے ملتا ہے۔

(۵): سلسلہ شاذلیہ

یہ سلسلہ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے۔ برصغیر میں کم عرب کی دنیا میں یہ سلسلہ زیادہ مروّج ہے۔

ان سلا سل کے علاوہ اوربھی بہت سے سلسلے تھے جواب نہایت ہی کم یا ب ہیںمثلاًشطاریہ اورجنید یہ وغیرہ
۔

!۔۔۔اہم بات

جس طرح بیت اللہ میںداخلے کے لیے بہت سے دروازے ہیں لیکن سب سے مقصد صرف اورصرف یہ ہے کہ بیت اللہ میں حاضری اوربیت اللہ کاطواف اوربیت اللہ کے انوارت بالکل اسی طرح ان تما م سلاسل کا مقصد بھی حصول معرفت اورمرتبہ احسان کی تکمیل ہے۔اگرچہ راستے جدا ہیںلیکن منزل سب کی ایک ہے ۔

جس طرح پرائمری کے طالبعلم کواعلیٰ درجات کی کتابیں سمجھ نہیںآتیں بالکل اسی طرح اسباق کا حصول بھی ہرمبتدی کے بس کے بات نہیں لہذا ان کو خود سمجھنے کی کو شش بالکل نہ کریں ۔ اگرشیخ منا سب سمجھیں گے توخودہی شروع کروادیں گے۔یہا ں ذکرکرنے سے مقصودیہ ہے کہ با ہمت لوگوں کی رہنمائی ہو سکے۔

☆☆☆☆☆

## سلسلہ قادری ہجویر ی کے (۲۸)اسباق

### اسماء الاذکار

| | | | |
|---|---|---|---|
| {۱}لطیفہ قلبی | {۲}لطیفہ نفسی | {۳}لطیفہ روحی | {٤}لطیفہ سری |
| {۵}لطیفہ خفی | {٦}لطیفہ اخفٰی | {۷}ذکر ارّہ | {۸}پا سِ انفاس |
| {۹}سبع صفات | {۱۰} سلطان الاذکار | {۱۱} نفی اثبات حبس دم | {۱۲}مراقبہ اسم ذات نورانی |

## (۱۲) اسماء الافکار

(۱۳) (الفکر اول )الحجر والمدروتجلی افعالی وفناء افعالی و توحیدافعالی

(۱۴) (الفکر الثانی ) سبع صفات

(۱۵) (الفکر الثالث ) فکر معیت

(۱۶) (الفکر الرابع) احدیت

(۱۷) (الفکر الخامس ) ہمہ اوست

(۱۸) (الفکر السادس ) اسماء الحسنیٰ

(۱۹) (الفکر السابع )اسمائے مبارکہ مشائخ عظام

(۲۰) (الفکرالثامن )محبت چار یا ر

(۲۱) (الفکرالتاسع ) فکر آل رسول

(۲۲) الفکرالعاشر)محبت اولو العزم من الرسل)

(۲۳) (الفکر الحادی عشر )فکر عالم امر ،عالم خلق ، الا لہ الخلق والامر)

(۲۴) (الفکرالثانی عشر)فکر صوت سرمدی (جرس ) کی آواز

(۲۵) (الفکرالثالث عشر ) عناصر اربعہ صعود کا فکر)

(۲۶) (الفکر الرابع عشر)ھبوط

(۲۷) (الفکرالخامس عشر)فنائے مرکب

(۲۸) (الفکرالسادس عشر) فناء الفناء ، فناء بسیط ، جمع الجمع {۲۸}

كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ

# شجرہ طیبہ

# قادری ہجویری

حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکابرین سلسلہ کے واسطہ سے اللہ پا ک سے دعا کرنے سے ظاہر ی و باطنی ترقی رونمااور تائید الٰہی شامل ہوجاتی ہے۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ(مکتوب نمبر۱۳۵)

# سلسلہ قادری ہجویری

| | | |
|---|---|---|
| ۱ الٰہی بحرمت افضل الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم | ۸ یا ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ | ۶۳۲ء مدینہ منورہ |
| ۲۔ الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ | ۲۱ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ | ۶۳۴ء مدینہ منورہ |
| ۳۔ الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ | ۱۰ رجب ۳۳ھ | ۶۵۴ء مدائن، عراق |
| ۴۔ الٰہی بحرمت حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ | ۱۰۸ھ | ۷۲۶ء مشال، سعودی عرب |
| ۵۔ الٰہی بحرمت حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ | ۱۵ رجب ۱۴۸ھ | ۷۶۵ء، جنت البقیع، مدینہ منورہ |
| ۶۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۴ شعبان ۲۶۱ھ | ۸۷۵ء دمشق، شام |
| ۷۔ الٰہی بحرمت حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۰ محرم ۴۲۵ھ | ۱۰۳۳ء خرقان، ایران |
| ۸۔ الٰہی بحرمت حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ | ۴۵۰ھ | ۱۰۵۸ء گرگان |
| ۹۔ الٰہی بحرمت شیخ مخدوم سید علی بن عثمان الجلابی الھجویری رحمۃ اللہ علیہ | ۴۶۵ھ | ۱۰۷۲ء لاہور، پاکستان |
| ۱۰۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ | ۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ | ۱۰۸۴ء طوس، ایران |
| ۱۱۔ الٰہی بحرمت حضرت ابویعقوب یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ | ۲۷ رجب ۵۳۵ھ | ۱۱۴۱ء مرو، ترکمانستان |
| ۱۲۔ الٰہی بحرمت حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ | ربیع الآخر ۵۶۱ھ | ۱۱۶۹ء بغداد، عراق |
| ۱۳۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ | ۱۱۷۹ء غجدوان، بخارا |
| ۱۴۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ | یکم شوال ۶۱۶ھ | ۱۲۱۹ء ریوگر، بخارا |
| ۱۵۔ الٰہی بحرمت حضرت محمود الخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۷ ربیع الاول ۷۱۷ھ | ۱۳۱۷ء فغنہ (امکنہ بخارا) |
| ۱۶۔ الٰہی بحرمت حضرت عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ | ۲۸ ذوالقعدہ ۷۱۵ھ | ۱۳۱۶ء خوارزم، ترکمانستان |
| ۱۷۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۰ جمادی الاخریٰ ۷۵۵ھ | ۱۳۵۴ء سماس، بخارا |
| ۱۸۔ الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ | ۱۱ جمادی الاخریٰ ۷۷۲ھ | ۱۳۷۰ء سوخار، ایران |
| ۱۹۔ الٰہی بحرمت حضرت سید بہاالدین محمد نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ | ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ | ۱۳۸۹ء بخارا، ازبکستان |
| ۲۰۔ الٰہی بحرمت حضرت علاء الدین محمد بن عطار رحمۃ اللہ علیہ | ۲۰ رجب ۸۰۲ھ | ۱۴۰۰ء چغانیاں، ترکمانستان |
| ۲۱۔ الٰہی بحرمت حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ | ۵ صفر ۸۵۱ھ | ۱۴۴۷ء دوشنبہ، تاجکستان |
| ۲۲۔ الٰہی بحرمت حضرت عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ | ۸۹۵ھ | ۱۴۸۹ء سمرقند، ازبکستان |
| ۲۳۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ | یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ | ۱۵۲۹ء وخش، ترکمانستان |
| ۲۴۔ الٰہی بحرمت حضرت درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ | ۱۹ محرم ۹۷۰ھ | ۱۵۶۲ء اسقرار، سبز |
| ۲۵۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد امکنی رحمۃ اللہ علیہ | ۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ | ۱۶۰۰ء امکنہ، بخارا |

| | |
|---|---|
| ۲۶۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد باقی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ | ۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۰۱۲ھ ۱۶۰۳ء، دہلی |
| ۲۷۔ الٰہی بحرمت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ | ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ ۱۶۲۴ء، سرہند |
| ۲۸۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ | ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ ۱۶۶۸ء، سرہند |
| ۲۹۔ الٰہی بحرمت حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ | ۱۰۹۶ھ ۱۶۸۴ء، سرہند |
| ۳۰۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ | ۱۱۴۷ھ ۱۷۳۴ء، دہلی |
| ۳۱۔ الٰہی بحرمت حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۱ ذوالقعد ۱۱۳۵ھ ۱۷۲۳ء |
| ۳۲۔ الٰہی بحرمت حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ | ۹ محرم ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۰ء، دہلی |
| ۳۳۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبداللہ شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ | ۲۲ صفر ۱۲۴۰ھ ۱۸۲۳ء، دہلی |
| ۳۴۔ الٰہی بحرمت حضرت علامہ خالد کردی شامی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۲۴۲ھ ۱۸۲۷ء، دہلی |
| ۳۵۔ الٰہی بحرمت حضرت یعقوب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ | |
| ۳۶۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عراقی رحمۃ اللہ علیہ | |
| ۳۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ادریس رحمۃ اللہ علیہ | |
| ۳۸۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ اویس قرنی ثانی رحمۃ اللہ علیہ | |
| ۳۹۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ مجذوب ہجویری رحمۃ اللہ علیہ | ۱۹۹۱ء جنت البقیع، مدینہ منورہ |
| ۴۰۔ الٰہی بحرمت حضرت مرشدنا حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی دامت برکاتہ | |

☆☆☆☆☆

## ہفتہ واراورماہانہ معمولات تسبیح خانہ

## ہر جمعرات درس وذکر خاص

## ہر نوچندی جمعرات کو ذکر نفی اثبات ،مراقبہ اور ختم

## آیۃ کریمہ ۔ ہر انگریزی مہینے کی آخری اتوار

## کو حلقہ کشف المحجوب اور تفصیلی مراقبہ

## (تسبیح خانہ قادری ہجویری ،درود محل)

پتہ خط وکتابت : دفتر ماہنامہ عبقری مرکز روحانیت وامن ۷۸/۳ ‘عبقری اسٹریٹ نزد قرطبہ مسجد مزنگ چونگی ‘لاہور

042-37552384,37597605,37586453

درس دنیا بھر میں براہ راست سننے کے لیے

website:www.ubqari.org

www.facebook.com/ubqari